سراجاً منیرا

انعام الحق حیرت مرادآبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سِراجاً مُنیرا

انعام الحق حیرت مرادآبادی

کل الحقوق محفوظۃ

◉ نام کتاب —— سراجاً منیرا
◉ شاعر/ناشر —— انعام الحق حیرتؔ مرادآبادی
◉ سن اشاعت —— ۲۰۱۰ء
◉ تعداد —— چارسو
◉ قیمت —— ۱۵۰ روپے
◉ کمپیوٹر کمپوزنگ — کمپیوٹر ایرا۔ دیوان کا بازار، مرادآباد

کتاب ملنے کے پتے

◉ حیرتؔ مرادآبادی، لاجپت نگر 95-II، مرادآباد
◉ مرزا بک ڈپو، نئی سڑک مرادآباد

SIRAJ-AM-MUNIRA
(Collection of Urdu Na`at)

-

INAM UL HAQUE , *HAIRAT MORADABADI*

یہ کتاب اُتر پردیش اکادمی کے مالی اشتراک سے شائع ہوئی۔
اس کتاب کے مندرجات سے اُتر پردیش اُردو اکادمی کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

انتساب

آقائے نعمت صاحبِ رحمت محبوبِ ربِّ کریم
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم

اور

اُن کی آلِ اطہار کی بارگاہِ مقدس میں

گدائے پنجتن پاک
حیرتؔ مرادآبادی

تعارفی خاکہ

پورا نام	:	انعام الحق
ولد	:	جناب ظفر الحق مرحوم
تخلص	:	حیرتؔ
ادبی شناخت	:	حیرتؔ مرادآبادی
تاریخ پیدائش	:	جنوری ۱۹۳۷ء
جائے پیدائش	:	محلّہ مقبرہ مرادآباد
ذریعۂ معاش	:	پیتل کا کاروبار
ہُنر	:	نمونہ سازی
شاعری کی ابتدا	:	۱۹۴۹ء (بارہ سال کی عمر سے)
پسندیدہ صنف	:	غزل
تلمذ	:	ابرؔ احسنی گنوری
شعری مجموعہ	:	اساسِ حیات (غزلیات)
پتہ	:	95-II/لاجپت نگر، مرادآباد

مرادآباد کی نعتیہ عظمت.......... جناب حیرتؔ مرادآبادی

- جناب منصورؔ عثمانی (صدر بزم حمد و نعت، مرادآباد)

نہ ہر دل لائق اُلفت نہ ہر سر قابل سودا
وہ خوش قسمت ہے جو ہوتا ہے دیوانہ محمد کا

علامہ وحشت کلکتوی کا یہ شعر جس قدر ایک عاشق رسول کی ترجمانی کرتا ہے اسی قدر ایک نعتیہ شاعر کی شاعرانہ عظمت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ بلاشبہ جس طرح سرکارِ دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہر مسلمان کی کی قسمت میں نہیں اسی طرح نعت کے شعر کہنا ہر شاعر کی قدرت میں نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میرؔ و غالبؔ ہی ہندوستان میں نعت کے بھی بڑے شاعر ہوتے۔ مگر یہ معاملہ اور یہ سعادت ہی الگ چیز ہے ''یہ وہ نعمت ہے جو مشکل سے خدا دیتا ہے'' نعت گوئی ہر اس شاعر کی فکری معراج ہے جس کے دل و دماغ رسولِ اکرم کے عشق و عقیدت میں ڈوب کر اپنے جذبات و احساسات کی پاکیزگی ایمان و یقین کی اُن لہروں کے حوالے کر دیتے ہیں جو منور و معطر سے خیالات و تصور کی وادی میں پہنچا دیتی ہیں۔ اور یہاں پہنچ کر شاعر جب اپنے افکار و خیالات، کو شعری سانچوں میں ڈھالتا ہے تو اس کی فکری مہارت اور فنی ریاضت، عبادت کے درجے کو پہنچ جاتی ہے۔

نعت گوئی کے آداب کو برتنا عام شاعروں کے لئے بہت مشکل ہے اکثر بڑے شاعر بھی نعت کے میدان میں اُترتے ہوئے ڈرتے ہیں، لکھ بھی نہیں سکتے۔ لیکن جن کے دل عشق رسول سے گداز ہوتے اُن کی زبان سے جو بھی لفظ نکلتا ہے عشق و محبت، تہذیب و ادب اور عاجزی و انکساری میں ڈوبا ہوا نکلتا ہے۔ جناب حیرتؔ مرادآبادی بھی ایسے ہی شاعروں میں ہیں جو جذبہ و عقیدت کے ساتھ قلم اُٹھاتے ہیں اور دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ادب کے ساتھ زبان کھولتے ہیں۔

کاش احساسِ خطا خون رُلائے اتنا — اُن کی رحمت بھی گنہگار کی باتیں کر لے
دستورِ عقل چاہے کسی کا ہو رہنما — میرے لئے تو سیرتِ خیرالانام ہے
عبث ہے عشق رسالت مآب کا دعویٰ — ثبوت قول و عمل سے اگر عیاں نہ ہوئے

حیرتؔ صاحب نے اپنی نعتیہ شاعری میں مروجہ اسلوب سے ذرا ہٹ کر توصیف و ثنا کے ساتھ رسول اکرم کی سیرت مبارکہ کو قول و عمل میں ڈھالنے کی تلقین کر کے شاعرانہ نیازمندی کا حق

ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

شیطاں کی پیروی ہے اذیت رسول کی
اس پیروی سے دل نہ دکھانا رسول کا

ہم سیرتِ سرکار کے سانچے میں ڈھلیں تو
پھر لوگ کہیں صاحبِ کردار ہمیں بھی

جیتے جی میں اسے چھوڑ سکتا نہیں
زندگی ہے میاں اتباعِ نبی

کیا اسے پیروی سرورِ دیں کہتے ہیں
نفس کی اپنے سنو حکمِ نبی کے بدلے

یہ چلیں جس راہ پر کہلائے راہِ مستقیم
رہرو و اپناؤ رستہ آپ کی نعلین کا

حیرتؔ صاحب کا نعتیہ کلام عشقِ رسالت مآب سے سرشار ہوتا ہے۔ وہ عشق رسالت میں ہمہ دم بے خود رہتے ہیں اور اس بے خودی اور کیف و مستی میں شعر گوئی فرماتے ہیں، مگر ان کا شعور و ادراک اس عالم میں بھی اس درجہ بیدار رہتا ہے کہ فکری احتیاط کا دامن ان کے ہاتھوں سے نہیں چھوٹتا۔ نعت کہتے ہوئے اکثر شعراء ''بیش و کم'' کا شکار ہو جاتے ہیں حیرتؔ صاحب کا نعتیہ کلام پڑھتے ہوئے ایسا کوئی مرحلہ نہیں آیا کہ ان کا جذبہ و شوق حدودِ شریعت پار کرتے ہوا محسوس ہوا ہو۔ اس احتیاط و اہتمام سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ''باخدا دیوانہ باش و با محمد ﷺ ہوشیار'' پر ایمان کامل رکھتے ہیں۔ اگر اس راہِ عشق و عقیدت میں فہم و فراست ان کی رہنما نہ ہوتی تو شاید وہ ایسا ضرب المثل شعر نہیں کہہ سکتے تھے:

جس قدر عشقِ رسولِ پاک ہوتا جائے گا
ابنِ آدم صاحبِ ادراک ہوتا جائے گا

حیرتؔ صاحب کا یہ مطلع اپنی معنوی وسعت و صداقت کے معاملے میں جوشؔ ملیح آبادی کے اس شعر سے کہیں بھی کم نہیں ہے، جو انھوں نے نواسۂ رسول ﷺ سیدنا حضرت امام حُسین کی شان میں کہا تھا:

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حُسین

میرا یہ مضمون جو آپ حیرتؔ صاحب کے مجموعۂ نعت و مناقب ''سراج المنیرا'' میں پڑھ رہے ہیں دراصل حیرتؔ صاحب کی شاعرانہ عظمت کو میرا ہدیۂ سلام و نیاز ہے جو انھیں نعت گوئی نے بخشی ہے۔ حیرتؔ صاحب شہرِ جگر کے ممتاز بزرگ و محترم شعراء میں شامل ہیں۔ موصوف تمام تر صداقتوں کے ساتھ جگر کے اس قول کی جیتی جاگتی تصویر ہیں کہ ''ایک اچھا انسان ہی اچھا شاعر

ہوتا ہے۔'' ان کی سادگی وشرافت نہ صرف ان کا شخصی وصف ہے بلکہ ان کا تخلیقی امتیاز بھی ہے۔غزل کی شاعری میں ان کا تخلیقی خلوص، جذبۂ اخلاق وایثار جس طرح جھلکتا ہے وہ ان کے نورِ ایمانی سے ہم آہنگ ہوکر ''سراج المنیر ا'' کی شاعری میں گلابوں سا مہک اُٹھا ہے۔محبوبِ کبریاﷺ سے ان کا عشق اور پنجتن پاک کی محبت ان کی فکروفن ہی نہیں، ان کے ایمان وعمل کی معراج ہے۔کاش کاروبارِ دُنیا سے مجھے اتنی فرصت ملتی کہ میں کچھ تفصیل سے اپنے محترم بزرگ اور محبّ ودُعاگو کے اس جہانِ عقیدت کی سیر کرسکتا اور آپ کو بھی اپنی آنکھوں سے اس روح پرور جہانِ حیرتؔ کے جلوے دکھا سکتا۔بس حیرتؔ صاحب کے اس شعر کے ساتھ جو مجھے بے حد پسند ہے اور آپ کو ''سراج المنیر ا'' کے مطالعے کے لئے بے تاب کردے گا، اپنے قلم کو سرنگوں کرتا ہوں۔

منصورؔ عثمانی

شعور و فکر کے شاعر - حیرت مرادآبادی

- جناب جاوید رشید عامر ایڈوکیٹ (ریسرچ اسکالر)

نعت کہنا جہاں عقیدتوں کی سرشاری کا نام ہے وہیں فن کی معراج بھی ہے۔ جذبۂ عشق رسول یا کچھ روایتوں کی پاسداری کے سبب کچھ مقدس کلمات یکجا کر کے بھی نعت پاک بنائی جاتی ہے، مگر نعت پاک کا شعور الگ بات ہے۔ کچھ شعراء تو نعت پاک میں اپنے خواص بھی بیان کرنے سے نہیں چوکتے اور کچھ نعت پاک کو بجائے تاریخ اسلام یا سیرت رسول سے آراستہ کرنے کے اپنے دُشمنوں سے اظہارِ خصومت تک کا ذریعہ بنالیتے ہیں۔ کبھی کبھی غزل گو شعراء کے نعتیہ کلام اور تغزل میں اس قدر یکسانیت ہو جاتی ہے کہ اگر شعر الگ سے پڑھ دیا جائے تو اندازہ ہی نہیں لگایا جاسکتا کہ شعر غزل کا ہے یا نعت پاک کا۔ کچھ شعراء بحر کی مجبوری کے سبب آپ کی ذات مبارکہ کے لئے -تو- اور -تیرا- جیسے الفاظ جن سے بے ادبی کا اظہار ہوتا ہے، کر جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جب زبان اُردو میں مہذب اور مؤدب اظہار کے لئے ایک لفظ ''آپ'' موجود ہے تو محض بحر کا پیٹ بھرنے کے لئے غیر مؤدب الفاظ کا استعمال کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

الحمدللہ حیرت صاحب کا کلام ایسی کوتاہیوں سے بالکل پاک نظر آتا ہے۔

دراصل نعت پاک کے لئے جہاں جذبۂ محبت وعقیدت کی ضرورت ہوتی ہے، وہیں تاریخ اسلام اور سیرت پاک کی صحیح معلومات کے ساتھ علم وفن اور اصول وضوابط کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ حالانکہ جناب حیرت مرادآبادی بنیادی طور پر غزل گو شاعر ہیں لیکن مدحت رسول پاک سپردِ قلم کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو پہلے اپنے جذبات واحساسات کو تقدس وعقیدت اور محبت کی پاکیزگی سے معطر کرتے ہیں، اپنے علم کو قرآن واحادیث، تاریخ اسلام اور سیرت رسول کی معلومات سے آراستہ کرتے ہیں۔ الفاظ کو ادب واحترام کی روشنی سے منور کرتے ہیں، زبان کو صداقت وحلاوت سے مشکبار کرتے ہیں تب کہیں اپنے جذبات فن کی عظمتوں اور نکہتوں سے سجا کر شعر کے قالب میں ڈھالتے ہیں۔ یعنی وہ لوازمات جن کی نعت پاک کہنے کے لئے ضرورت ہوتی ہے تقریباً سبھی حیرت صاحب کے نعتیہ کلام میں نظر آتے ہیں۔

تاریخ کے حوالے سے ان کا یہ شعر۔

رسول پاک پہ ظلم و ستم کہاں نہ ہوئے ہو شہر کعبہ کہ طائف کے کوچہ و بازار

یہ شعر نہ صرف یہ کہ تاریخ بیان کر رہا ہے بلکہ ادب و احترام کا سرمایہ بھی ہے۔ اسی طرح آپ کی سیرت مبارکہ پر یہ شعر۔

کوئی نہیں ہے آپؐ سا صلّ علیٰ محمدؐ طاہر و صادق و امیں، خُلقِ عظیم بالیقیں

آپؐ کے حُسنِ جمال کے لئے یہ شعر جو بہترین پیکر آرائی کی مثال بھی ہے۔

پھر نہ پروانے فدا شمع کی لَو پر ہوتے کرتے جو بزم میں ہم تذکرۂ حُسنِ رسول

آپؐ کے نام نامی کی برکات سے معطر یہ شعر۔

رحمتیں ہوں کیوں نہ اُس دربار پر جس میں حیرت ذکر ہو سرکار کا

حیرت صاحب کا شعار شکر گزاری ہے غموں پر ماتم نہیں فرماتے۔

میں گدائے بابِ رسول ہوں کہوں کیسے مجھ پہ کرم نہیں
درِ مصطفیٰ کا کوئی گدا کسی بادشاہ سے کم نہیں

عشق رسول کی زعفرانی فضا میں بھی حیرت صاحب نے جس طرح اپنے نعتیہ کلام کو علم وفن کی خوشبوؤں سے شرابور رکھا ہے، یہ اُنھیں کا حصہ ہے۔ اہلِ بیت کے تئیں حیرت صاحب کی عقیدتیں بھی ان کے عشق رسول کی محافظ ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جسے آپؐ کے گھرانے سے محبت نہیں اس کا عشق رسول کا دعویٰ کیا معنی رکھتا ہے۔ جب گاہے بگاہے حضرت حُسینؓ کے۔ قاتل۔ یزید۔ کی تعریف پڑھنے کو ملتی ہے تو دل کانپ اُٹھتا ہے۔ اس وقت احساس ہوتا ہے کہ اگر عاشقانِ اہل بیت نہ ہوتے تو کچھ بد بخت تو جشنِ یزید بھی منانے لگتے ۔یہ الگ بات ہے کہ۔ ان کے ایمان کا کیا حشر ہوتا! اس ضمن میں حیرت صاحب فرماتے ہیں۔

سرحدِ دینِ محمدؐ سے وہ باہر ہوں گے جتنے بھی دشمنِ اولادِ پیمبر ہوں گے

لیکن میں مبارکباد دیتا ہوں حیرت صاحب جیسے بے شمار محبانِ اہل بیت کو جنھوں نے اپنی عقیدتوں کے اظہار سے نہ صرف اپنی آخرت کی حفاظت کی ہے بلکہ زندگی کو بھی صداقتوں سے وابستہ کیا ہے اس پیرایہ میں حیرت صاحب کا یہ شعر ان کے جذبۂ خلوص، حقیقت پسندی، معنویت اور

عقیدت کا آئینہ دار ہے۔

سلام کرتے رہو پیش پنجتن حیرت　　　جو چاہتے ہو طہارت زبان ولب کے لئے

حیرت صاحب حضرت علیؓ کی بارگاہ میں سلام لے کر اس طرح حاضر ہوتے ہیں:

اے علی! اے شہرِ حق! اے فاتحِ خیبر سلام　　　تجھ کو کرتا ہے غرورِ مرحب و انتر سلام

بی بی فاطمہؓ کی شان میں اس طرح گویا ہوتے ہیں۔

جسے خلد کہتے ہیں ایمان والے　　　تمہاری ہے جاگیر خاتونِ جنت

تاریخ کے حوالے سے حضرت امام حسینؓ سے عقیدتوں کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔

وہ تو کہئے آپؓ نے اپنے گلے پر روک لی　　　قاتلانِ دین کی شمشیر شاہِ کربلا

اور اسی قبیل کے بے شمار اشعار حیرت صاحب کے فہم وادراک کے نگار خانے سے نکل کر قرطاسِ عقیدت پر بکھرے ہوئے ہیں۔

حیرت صاحب کا ایک شعری مجموعہ ''اساسِ حیات'' منظرِ عام پر آچکا ہے جس نے نہ صرف محبانِ اُردو ادب کو متاثر کیا بلکہ عوام کو بھی اصلاحی نظریات سے نوازا۔ اب حمد و نعت و سلام کا مجموعہ۔''سراج المنیر ا''۔ہمارے ہاتھوں میں ہے جو محض پاکیزہ جذبات ہی کا تجسم نہیں بلکہ احساس کی لطافت، داخلیت، صداقت، بصیرت اور خلوص کا مظہر بھی ہے جس میں عقیدتوں کا اظہار وسعت لئے ہوئے ہے۔ حیرت صاحب کے نعتیہ اشعار بھی احساس وادراک کی غمازی کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کا یہ مجموعہ قارئین کے احساسات کی بلندیوں میں تجسس کی قندیلیں روشن کرے گا۔

ا جاوید رشید عامر

منفرد و ممتاز مداحِ رسول - حیرتؔ مرادآبادی

- جناب محمد آصف حُسین (بانی و جنرل سکریٹری بزم حمد و نعت مرادآباد)

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا استعمال عربی میں کسی شئے کی صفات بیان کرنے کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔ اُردو زبان کی خوش قسمتی ہے کہ یہ لفظ اصطلاح کے طور پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کے لئے مختص ہو گیا لہٰذا آج اُردو ادب میں جب لفظِ نعت کا استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنیٰ صرف اور صرف آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مقصود ہوتا ہے اور وہ بھی نظم میں چاہے اس کی ہیئت کچھ بھی رہے یعنی غزل، مثنوی قصیدہ رُباعی، قطعہ وغیرہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت صرف ایمان کی علامت ہی نہیں بلکہ عین ایمان ہے اور یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ تمام مخلوقات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اعلیٰ برتر و بالا کوئی ذات ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا ایسی ذات کے محاسن و کمالات کا بیان کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں بلکہ اس کے لئے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں۔ انھیں مخصوص دلوں میں سے ایک دل جناب انعام الحق حیرتؔ مرادآبادی کا بھی ہے، جس سے نکلنے والی صدا جب اشعار کے سانچے میں ڈھلتی ہے تو سراج المنیر ا کے نور سے منور ہو کر ادق سے ادق ردیف و قوافی میں وہ حسن پیدا ہو جاتا ہے کہ۔ جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

جو پھیلیں تمہاری ہدایت کی کرنیں ہوا کفر گم سُم سراج المنیرا
جتنے بھی ہیں چاند سورج دامنِ افلاک میں سب کے چہروں پر ہے ٹھپہ آپ کی نعلین کا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کا تذکرہ ہو۔ اور۔ آپ کے اہل بیت اطہار کا ذکر نہ ہو۔ ممکن نہیں۔ لہٰذا حیرتؔ صاحب اہل بیت اطہار کی مدح میں اس طرح گویا ہوتے ہیں:۔

جسے خلد کہتے ہیں ایمان والے تمہاری ہے جاگیر خاتونِ جنت
عرفان پنجتن میں کٹی جن کی زندگی اُن عارفوں کو بوذرؓ و قنبرؓ کہا گیا

ممکن نہیں کہ کوئی شخص حب رسول کا دعویدار ہو اور اُس کے دل میں مدینہ جانے کی آرزو نہ ہو حیرت صاحب اپنی اس آرزو کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

دوریاں پیتی ہیں خوں دل کا بلالو آقا
ہجر کی دشت نوردی سے بچالو آقا

الحمدللہ حیرت صاحب کی یہ مراد برآئی اور مدینے کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ لیکن محبوب کے در سے واپسی کے وقت ایک عاشق کی جو کیفیت ہوتی حیرت صاحب کو بھی اس کا ادراک ہوا۔ یہ کیفیت الفاظ کا جامعہ پہن کر صفحۂ قرطاس پر اس طرح نمودار ہوئی :۔

دل سوزِ غم سے رویا آنکھوں سے اشک برسے
دیکھا جو سبز گنبد حسرت بھری نظر سے

حیرت صاحب کے اس نعتیہ مجموعہ کی دو خصوصیات بڑی اہم ہیں اوّلاً یہ کہ حیرت صاحب نے کسی بھی نعت میں ضمیر ۔تو۔ کا استعمال نہیں کیا ہے بلکہ اس کے متبادل آپ اور اُن کا استعمال کیا ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ نعت کو صرف اظہارِ عقیدت کا وسیلہ ہی نہیں بنایا بلکہ آپ کی سیرت و کردار کی روشنی میں قوم کو عمل کا پیغام بھی دیا ہے۔

اُن کی سیرت ہے عمل جن کا
رنج وغم کب اُنھیں ستاتے ہیں

آدمیت کا وہ رہنما بن گیا
آپ کی راہ پر جو ہوا گامزن

اختلافِ فکر نے جن کو کیا ہے منتشر
رشتۂ عشقِ محمد میں پرونا چاہیے

کامیابی منحصر ہے مومنو !
مصطفائی سیرت و کردار پر

مرادآباد کی سرزمین نعتیہ شاعری کے لئے بہت زرخیز رہی ہے، اس سرزمین نے شبیر حسن خاں تنہاؔ، معین الدین نزہتؔ، مولوی کفایت علی کافیؔ مولوی محمد حسین تمناؔ، رضوانؔ مرادآبادی، فرید احمد وفاؔ وغیرہ جیسے نعت گو شعرا اُردو ادب کو دیئے۔ دورِ جدید میں مرادآباد میں نعت گوئی کی روایت کو جناب حیرتؔ بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا یہ مجموعہ کلام ''سراج المنیرا'' نعتیہ ادب میں گراں قدر اضافہ ہے جو یہاں کے نعتیہ ادب کے ارتقاء کو سمجھنے میں سنگ میل کی حیثیت حاصل کرے گا اور دارین میں سرخروئی و بلندی کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ

احمد آصف حسین

اظہارِ تشکر

الحمدللہ پروردگارِ حقیقی کا بے حساب شکر ہے کہ اس نے مجھ بندۂ حقیر کو اپنے محبوب کی اُمت میں پیدا فرمایا اور جملہ بخشش وعطایا سے ہر طرح کی پرورش فرمائی۔ اس میں جسم و روح بھی ہے، ایمان ویقین بھی، علم وہنر بھی ہے، روزی بھی ہے اور فنونِ لطیفہ بھی جسے ادب اور شاعری کہا جاتا ہے۔ حقیقتاً اُس کا جتنا بھی دل اور شعور کی گہرائیوں سے سجدۂ شکر ادا کیا جائے کم ہے

پروردگار نے اپنی، اپنے حبیب ﷺ کی اور آلِ رسول کی جو محبت مجھے عطا کی ہے وہ نعمت عظمیٰ ہے۔ اسی محبت نے میری بساط کے مطابق اللہ کی بارگاہ میں شعری انداز میں حمد ومناجات کرنے کی توفیق عطا کی، سرکارِ دوعالم ﷺ کے حضور میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی ہمت عطا کی حالانکہ مجھے اس کا اعتراف ہے کہ لسان وبیان کے اعتبار سے یہ سب کچھ آقا ﷺ کے شایانِ شان نہیں کیوں کہ آپ ﷺ کے فضائل ومناقب کے لئے تو لسانِ رب -قرآن کریم- کی شکل میں نعت خواں ہے -تو مجھ بندۂ خاطی کی کیا مجال اور کیا زبان جو حق نعت ادا کر سکے۔ بہر حال اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کوشش کی ہے تاکہ یہ میری دُنیا وآخرت کو سنوارنے کا ذریعہ بن جائے اور آقائے کرم پرور ﷺ کی نعت کہنے والوں میں میرا بھی شمار ہو جائے۔ اسی محبت کے سبب آلِ پاک رسول ﷺ کی خدمت میں سلام ومنقبت حاضر کرنے کے لائق ہو سکا۔ یہ مجموعۂ نعت وسلام -"سراج المنیرا"- آپ کے پیش نظر ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اپنی دُعاؤں میں مجھے بھی یاد رکھیں۔

میں اپنے بارے میں کیا عرض کروں؟ میں کو کچھ بھی ہوں درِ رسول کا اور آلِ رسول کا بھکاری ہوں۔ انھیں کے درِ فیض کی بخشش سے مجھے حیرتؔ مرادآبادی کہا جاتا ہے۔ جنوری ۱۹۳۷ء میں قبلہ ظفر الحق ؒ کے گھر پیدا ہوا۔ آبائی وطن مرادآباد ہے۔ اچھے لوگوں کی تلاش وصحبت اور دینی وادبی کتب کا مطالعہ میرا شوق ہے۔ شاعری سے بچپن ہی سے لگاؤ رہا۔ والد صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ میں شاعری کروں انھیں کی بدولت میرے اُستاذِ محترم قبلہ ابر احسنی گنوری کی سرپرستی حاصل ہوئی، میرا شعری ذوق پروان چڑھا، حالانکہ مجھے ان سے سیکھنے کا زیادہ موقع نہ مل سکا لیکن جو کچھ بھی مجھ میں شعر کہنے کی صلاحیت ہے وہ اُن کی محنت وشفقت کے سبب ہے۔

میرے پہلے شعری مجموعہ۔''اساسِ حیات''۔کو جس قدر قارئین نے سراہا وہ ان کا حُسنِ ظن ہے جس کے لئے میں اُن کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔اُمید ہے کہ قارئین کرام۔''سراج المنیرا''۔کو پڑھ کر بھی اپنی رائے سے آگاہ کریں گے۔

آخر میں اس مجموعہ کی اشاعت میں جن ہمدردوں نے اپنے مفید مشوروں اور دُعاؤں سے میرا تعاون کیا اُن میں جناب منصور عثمانی، جناب جاوید رشید عامر ایڈووکیٹ، ڈاکٹر تنویر جلال پوری صاحب، ڈاکٹر محمد آصف حُسین، جناب صابر پردھان اور جناب حسیب الرحمن قابل ذکر و تحسین ہیں، میں اِن حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں۔پروردگار انھیں اجرِ عظیم سے نوازے۔آمین

خیر اندیش و طالب دُعا

انعام الحق حیرت مرادآبادی

اللہ

ملے گا کیسے منزل کا پتہ تجھ سے الگ ہو کر
حقیقی رہنمائے رہنما تجھ سے الگ ہو کر

بکھر جائے گا شیرازہ مرا تجھ سے الگ ہو کر
مرے خالق کریم و کبریا تجھ سے الگ ہو کر

یہی انساں تری وابستگی سے بن گیا موسیٰ
یہی فرعونِ بے ساماں ہوا تجھ سے الگ ہو کر

"محمد ﷺ بھی ترا جبریل بھی قرآن بھی تیرا"
ملے گا کیسے مجھ کو راستہ تجھ سے الگ ہو کر

زمیں تیری ہوا تیری فضا تیری چمن تیرے
ملے گا باغ سے مالی کو کیا تجھ سے الگ ہو کر

وہیں نمرودیت ، فرعونیت کے ظلم اُبھرے ہیں
جہاں بھی عقل نے سوچا ذرا تجھ سے الگ ہو کر

الٰہی اپنے عفوِ بے کراں سے در گذر فرما
تیرے حیرت سے جو کچھ بھی ہوا تجھ سے الگ ہو کر

اللہ

فانی ہے کائنات تری ذات کے سوا
ہر شے ہے بے ثبات تری ذات کے سوا

کونین میں کسی کے بھی بس میں نہیں رہی
یہ موت یہ حیات تری ذات کے سوا

نمرود کے جواب میں تنہا خلیل کی
کس نے بنائی بات تری ذات کے سوا

اس بے وفا جہان میں کس سے ہو یا کریم
اُمیدِ التفات تری ذات کے سوا

ہر خلق میں صفات عطا کر رہا ہے کون
اے خالقِ صفات تری ذات کے سوا

یارب رہِ حیات میں دے کون کسی کا ساتھ
فانی ہے ہر حیات تری ذات کے سوا

حیرتؔ کو دو جہاں میں نہ دے پائے گا کوئی
آلام سے نجات تری ذات کے سوا

اللہ

ہر گلستاں ظہور ہے تیرا
رنگ تیرا ہے نور ہے تیرا

کیوں نہ ہر شے میں تو نظر آئے
میری آنکھوں میں نور ہے تیرا

تو ہے خالق ہر ایک شے مخلوق
حق بجانب غرور ہے تیرا

کاش مل جائے وہ جنوں مجھ کو
جس جنوں کو شعور ہے تیرا

مصطفیٰ اور کلیم تیرے رسول
عرش تیرا ہے طور ہے تیرا

ذہن میں دل میں آنکھ کے تل میں
کتنی شکلوں میں نور ہے تیرا

ہے مرا نام عاصی و خاطی
نام ربِّ غفور ہے تیرا

خلد کرتی ہے جس کی دربانی
وہ یقیناً حضور ہے تیرا

دل سے حیرتؔ جو حمد لکھتا ہے
یہ کرم بالضرور ہے تیرا

اللہ

ہے مالک تو بنا ہمسر کے خالق
اکیلا تو ہے بحر و بر کے خالق

مرے سجدوں کو اپنا در دیا ہے
ترے قربان میرے سر کے خالق

مری آنکھوں کو بینائی عطا کی
کرم تیرا ہر اک منظر کے خالق

تجھے تکتی ہے میری روحِ تشنہ
وجودِ زم زم و کوثر کے خالق

مری تاریکیوں میں نور بھر دے
رُخِ مہر و مہ و اختر کے خالق

عطا توفیق صبر و عدل فرما
ہر اک محکوم اور افسر کے خالق

ہدایت دی مجھے گمراہیوں میں
ہدایت یافتہ رہبر کے خلق

ہمیں پاکیزگیٔ نفس بھی دے
ہر اک ہادی و پیغمبر کے خالق

رضا جوئی کا جوہر دے عمل کو
صدف میں بے بہا گوہر خالق

عطا فرما ہدایت اور شجاعت
محمد اور علی حیدر کے خالق

مرے اخلاق کو بوئے وفا دے
گلاب و مشک اور عنبر کے خالق

غمِ افلاس کی ویرانگی سے
بچا لے ہم کو سیم و زر کے خالق

کرے ہے خود وہ حیرتؔ پرورش بھی
ہر اک عالم کو پیدا کر کے خالق

لا الٰہ الا اللہ

پیمبروں کی زباں لا اِلٰہ الا اللہ
پسند ربِّ جہاں لا اِلٰہ الا اللہ

صدائے کُن سے بھی پہلے سے ہے وجود ترا
خدائے حق کے بیاں لا اِلٰہ الا اللہ

بچھی ہوئی ہے تری وسعتوں کے دامن پر
بساطِ کون و مکاں لا اِلٰہ الا اللہ

جہادِ زیست میں توحید کے سپاہی کی
سِپَر رسول سناں لا اِلٰہ الا اللہ

مجاہدوں کا سہارا ہے ذاکروں کی حیات
نمازیوں کی اذاں لا اِلٰہ الا اللہ

اکھاڑ دیتی ہے سینوں سے شرک کی بنیاد
''نہیں'' کے بعد میں ''ہاں'' لا اِلٰہ الا اللہ

شعور و فکر کو جنت بنایئے حیرتؔ
لبوں پہ کر کے رواں لا اِلٰہ الا اللہ

اپنے محبوب کی گلیوں میں گذرنے کے لئے
میرے سر کو مرے قدموں میں لگا دے یا رب

بحضور رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وسلم

ﷺ

جس قدر عشقِ رسولِ پاک ہوتا جائے گا
ابنِ آدم صاحبِ ادراک ہوتا جائے گا

جب غذائے دِل دورِدِ پاک ہوتا جائے گا
حوصلہ حق گوئی کا بے باک ہوتا جائے گا

جتنا ہوتا جائے گا عرفانِ کردارِ رسول
جامۂ صبر و رضا پوشاک ہوتا جائے گا

تو چراغِ عشقِ محبوبِ خدا روشن تو کر
ظلمتِ عصیاں کا دامن چاک ہوتا جائے گا

تو سُنائے گا زمیں پر جتنا پیغامِ رسول
تذکرہ تیرا سرِ افلاک ہوتا جائے گا

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں جتنا بھیجو گے درود
دل زمانے کے غموں سے پاک ہوتا جائے گا

جتنی ہوگی ترک حیرتؔ سنّتِ محبوبِ رب
لمحہ لمحہ زیست کا غم ناک ہوتا جائے گا

ﷺ

اے شوق عشقِ سیّدِ والا میں ڈھل کے آ
آنا ہے ان کے در پہ تو پلکوں سے چل کے آ

پھر دیکھ اتباعِ محمد ﷺ کی عظمتیں
پہلے سر اختیار کا اپنے کچل کے آ

سر خم نظر جھکی ہوئی محتاط ہر قدم
یہ بارگاہِ سرورِ دیں ہے سنبھل کے آ

چھوٹے گا انؐ سے عشق نہ اے زینتِ جہاں
تو لاکھ میرے سامنے چہرے بدل کے آ

دل تجھ کو جامِ دید کی ٹھنڈک نصیب ہو
تو سوزِ عشقِ سرورِ دیںؐ میں تو جل کے آ

دُنیا کو نفرتوں نے جہنم بنا دیا
اے رحمتِ تمام ذرا اب نکل کے آ

حیرتؔ کو رحمتوں کی حمایت نصیب ہو
کچھ اس ادا سے اشکِ ندامت نکل کے آ

ﷺ

دوریاں پیتی ہیں خوں دل کا بلالو آقا
ہجر کی دشت نوردی سے بچالو آقا

پھر مجھے اپنے مدینے میں بلالو آقا
میں ہوں محتاج گدا مجھ کو نہ ٹالو آقا

کوئی بوذرؓ کوئی سلمانؓ بنے کوئی بلالؓ
تم تو جس ذرّہؑ کم تر کو اُٹھا لو آقا

سر بخم دانش وادراک ہوں اس کے آگے
حَبَشیؓ کو بھی جو تم اپنا بنالو آقا

رب کا مجرم بھی ہوں شرمندۂ اعمال بھی ہوں
مجھ سیاہ کار کو کملی میں چھپالو آقا

سوزِ فرقت کی جلن قلب کو ٹھنڈک دے گی
ہوں گے جب جلوہ نما چاہنے والو! آقا

بحرِ عصیاں کے تلاطم میں گھرا ہے حیرتؔ
اپنے حَسنَین کے صدقے میں بچالو آقا

ﷺ

جب سے دل میں جلوہ فرما عشقِ احمد ﷺ ہوگیا
عارضی دُنیا کا ہر غم ہی ندارد ہوگیا

بن گیا کوئی اویسؓ اور ہو گیا کوئی بلالؓ
عشقِ سرکارِ مدینہ جس کا مقصد ہوگیا

کیا ستائے گی اُنھیں خورشید محشر کی تپش
جن کے سر پہ سایۂ دامانِ احمد ﷺ ہوگیا

آدمیت کا گریباں ہو رہا تھا چاک چاک
وہ تو کہیئے مہرباں دستِ محمد ﷺ ہوگیا

بن گیا وہ بھی نمونہ خیر کا ہر دور میں
جو بھی دِل سے تابعؑ فرمانِ احمد ﷺ ہوگیا

جس کے دل میں یادِ سرکارِ دوعالم بس گئی
وہ زمانے کے غموں سے دور بے حد ہوگیا

تم کو حیرتؔ عشق کیا لایا دیارِ پاک میں
کِھل کے مثلِ گُل شگفتہ دل کا مقصد ہوگیا

صلی اللہ علیہ وسلم

جو بھی مومن مدینے جاتے ہیں
اُن کو سرکار خود بلاتے ہیں

ذکرِ سرکار یوں سُناتے ہیں
غم کے مارے سکون پاتے ہیں

اے غمِ زیست پڑھ درود و سلام
مجھ کو سرکار یاد آتے ہیں

وجہِ تخلیقِ دو جہاں ہیں حضورؐ
اُن کا صدقہ ہے، ہم جو کھاتے ہیں

ذکر کرتے ہیں خُلقِ آقا کا
پھول جتنے بھی مُسکراتے ہیں

ربِّ اکبر ہے مہرباں اُن پر
جو محمد کے گیت گاتے ہیں

اُنؐ کی سیرت بنے عمل جن کا
رنج و غم کب اُنھیں ستاتے ہیں

آپؐ سے دوریوں کے غم آقاؐ
روز و شب اب مجھے رُلاتے ہیں

جینا مرنا ہے جن کا عشقِ رسول
زخم کھا کر بھی مسکراتے ہیں

المدد اے شفیعِ روزِ جزا
میرے عصیاں مجھے ستاتے ہیں

ذکرِ حسنَین جب بھی کرتا ہوں
میرے آقا ضرور آتے ہیں

ﷺ

دِل اگر سیّدِ ابرار کی باتیں کرلے
تیرگی مطلعٔ انوار کی باتیں کرلے

جس کو درکار ہے جینے کے لئے سوزِ حیات
وہ طریق شہِ ابرار کی باتیں کر لے

کوئی عاصی رُخِ آقاؐ کا اگر ذکر کرے
شبِ غم صبح کے آثار کی باتیں کر لے

جس کے پیغام کی نکہت سے، مہکتے ہیں جہاں
اُس مہکتے ہوئے گلزار کی باتیں کر لے

ہو اگر پیشِ نظر سُنّتِ سالارِ حُنین
ہر غلام اُسوۂ احرار کی باتیں کر لے

کاش احساسِ خطا خون رُلائے اتنا
اُنؐ کی رحمت بھی گنہگار کی باتیں کرلے

ہے وہ وابستۂ فرمانِ محمدﷺ حیرتؔ
طرزِ باطل سے جو انکار کی باتیں کر لے

ﷺ

نبی کی یاد مرا دِل اگر سمو کے رہے
غمِ جہاں بھی سکونِ حیات ہو کے رہے

حضورؐ خود کو اسی فکر میں ڈبو کے رہے
رہے جہاں میں تو بندہ خدا کا ہو کے رہے

دکھا کے خُلد کی راہیں عمل کی آنکھوں کو
بشر کو راہِ جہنّم سے آپؐ رو کے رہے

یقین وعلم کے سوتے جہاں سے پھوٹتے ہیں
جہالتوں کو محمد ﷺ وہیں ڈبو کے رہے

نفاق و شرک نے جن کو بکھیر رکھا تھا
حضورؐ رشتہ توحید میں پرُو کے رہے

جو اِتباعِ محمد ﷺ نہ کر سکے حیرتؔ
قسم خدا کی جہنم رسید ہو کے رہے

ﷺ

جس کا مقصود ہے ذکرِ شاہِ زمنؐ
رحمتوں سے ہے معمور وہ انجمن

عشق کا رہنما محسنِ علم و فن
آپؐ کا ہر عمل آپؐ کا ہر چلن

دور تک بھی نہیں وحشیانہ چلن
اُنؐ کے عاشق کا دیکھو تو شائستہ پن

اے اندھیرو ذرا سامنے آؤ تو
آفتابِ رسالت ہوا ضو فگن

جلوۂ مصطفیٰ ﷺ حسبِ ظرفِ نظر
کہکشاں چاند سورج ستارے گگن

آ غمِ زندگی خُلد کی سیَر کر
دل مرا یادِ سرکار میں ہے مگن

شرق سے غرب تک فرش سے عرش تک
آپؐ کا بحرِ اخلاق ہے موجزن

دردِ سرکار نے جب بھی انگڑائی لی
دِل میں ہونے لگی خوش مزہ سی چبھن

آدمیّت کا وہ رہنما بن گیا
آپؐ کی راہ پر جو ہوا گامزن

جب بھی حیرتؔ ہوا تذکرہ خُلد کا
مجھ کو یاد آگیا مصطفیٰ ﷺ کا وطن

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ علاج دلِ رنجور نظر آتا ہے
خواب میں روضۂ پُر نور نظر آتا ہے

عشق نے جس کی نگاہوں سے اُٹھائے ہیں حجاب
شہرِ یثرب اُسے کب دور نظر آتا ہے

دِل میں اب کوئی نہیں یادِ محمدﷺ کے سوا
غمِ دُنیا سے بہت دور نظر آتا ہے

جس کو دیتا ہے خدا عشقِ محمدﷺ کا عروج
ساری دُنیا کو وہ منصور نظر آتا ہے

اُنؐ کے کوچے کے گداؤں ہی سے پوچھو موسیٰ
ذرّے ذرّے میں چھپا طور نظر آتا ہے

یاد آجاتی ہیں سرکار کی چشمانِ کرم
جب کبھی دل مرا رنجور نظر آتا ہے

منحصر مجھ پہ ہی کیا دیکھ لو حالات اُویسؓ
ہو جسے عشق وہ رنجور نظر آتا ہے

ہے یہ سب نشترِ توحید کی جنبش کا اثر
شرک رِستا ہوا ناسور نظر آتا ہے

کیا یہاں ذکرِ رُخِ پاکؐ ہوا ہے حیرتؔ
سارا گھر نور سے معمور نظر آتا ہے

ﷺ

نسبت نہیں ہے جن کو رسول کریم سے
بھٹکے ہوئے وہی ہیں رہِ مستقیم سے

مومن وہ ہے جو پیرویٔ مصطفیٰ ﷺ کرے
مطلب نکل رہا ہے محمد ﷺ کی میم سے

دے کر سرِ غرور کو سجدوں کی عاجزی
جوڑا ہے مُشتِ خاک کو عرشِ عظیم سے

مومن تمام ایک ہیں معلوم ہوگیا
آپس میں لب ملے جو محمد ﷺ کی میم سے

وہ عشقِ مصطفیٰ کو سمجھتا ہے زندگی
جس کا دِماغ پُر ہو شعورِ سلیم سے

تجھ پر سلام پیروئے دینِ مصطفیٰ ﷺ
وابستہ کردیا ہمیں خُلدِ نعیم سے

حیرتؔ درُودِ پاک وظیفہ بناؤ تم
عظمت جو چاہتے ہو خدائے عظیم سے

ﷺ

خیرِ محبوبِ خُدا سے اہلِ شر جلتے رہے
زیست کے ہر موڑ پر ہارے مگر جلتے رہے

بولہب اور بولہب کے ہم نوا دوزخ نصیب
آتشِ بغضِ نبی میں عمر بھر جلتے رہے

وہ چراغِ نور ہے محبوبِ ربِّ ذوالجلال
جس کی لَو میں روز و شب مہر و قمر جلتے رہے

میرے آقا کی یتیمی پروری کو دیکھ کر
خودسری کی آگ میں سب مفتخر جلتے رہے

عرشِ اعظم تک کی سیاحی نبی کی دیکھ کر
راہزن گھُٹتے رہے اور راہبر جلتے رہے

ظلم کے ہاتھوں محبانِ محمد مصطفیٰ ﷺ
گرم صحراؤں کی تپتی ریت پر جلتے رہے

سب کہیں گے تم کو حیرتؔ پیروِ عشقِ اُویسؓ
سوزِ ہجرِ مصطفیٰ ﷺ میں تم اگر جلتے رہے

ﷺ

ہے آئینہ سیرتِ سلطانِ مدینہ
کہتے ہیں جسے عترتِ سلطانِ مدینہ

چھوڑے نہ اگر طاعتِ سلطانِ مدینہ
ہو خیرِ جہاں اُمتِ سلطانِ مدینہ

یہ ضابطۂ زیست یہ قرآنِ مکمل
ہے معجزۂ حضرتِ سلطانِ مدینہ

دیتے ہیں دُعا سہہ کے ستم علم و یقیں کی
ہے صبر و سخا عادتِ سلطانِ مدینہ

ہر دَور میں ہے شرک کی لعنت سے بچایا
احساں ہے ترا دعوتِ سلطانِ مدینہ

سمٹی ہوئی قدموں میں رہی وُسعتِ کونین
اللہ رے یہ عظمتِ سلطانِ مدینہ

فردوس بنانا ہے اگر دشتِ جہاں کو
اپنائے جہاں سیرتِ سلطانِ مدینہ

بکھرا ہوا شیرازۂ اُمت ہے بہر سو
ہو چشمِ کرم رحمتِ سلطانِ مدینہ

حیرتؔ مجھے حاصل ہو نہ کیوں خیر کی منزل
رہبر ہے مری سُنّتِ سلطانِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم

دولتِ دُنیا نہ اُن کو حُسنِ دُنیا چاہیے
جن کی آنکھوں کو مدینے [illegible] چاہیے

دِل اگر تجھ کو سکونِ دین و دُنیا چاہیے
زندگی تیری نبی کا عشق ہونا چاہیے

عرشِ اعظم تک ہے جس کے پائے اقدس کا گذر
اُس عظیم المرتبت آقا سے جُڑنا چاہیے

ہے یہ حق خیرالوریٰ کا جب بھی اُن کا ذِکر ہو
کم سے کم سب کو دُرودِ پاک پڑھنا چاہیے

محسنِ انسانیت کا پیار پانے کے لئے
پہلے ایماں اور پھر کردارِ سچّا چاہیے

معصیت کی دھوپ جھلسانے لگی ایمان کو
''سرورِ دیں آپ کی کملی کا سایہ چاہیے''

جو سمجھنے ہی نہیں دیتا پیامِ مصطفیٰ ﷺ
اُس عذابِ جہل سے یارو نکلنا چاہیے

اُس گدا کی ٹھوکروں میں بادشاہی کے نصیب
جس گدا سے آپؐ یہ پوچھیں بتا کیا چاہیئے

پھر جہالت کے اندھیروں سے پریشاں ہے جہاں
نورِ پیغامِ محمدﷺ کا اُجالا چاہیئے

اختلافِ فکر نے جن کو کیا ہے منتشر
رشتۂ عشقِ محمدﷺ میں پِرونا چاہیئے

حُسنِ سیرت آل وِ قرآن ہادیَ حق کی عطا
رہبری کو اور حیرتؔ اب تجھے کیا چاہیئے

فضیلت درودِ پاک

درود ان کو سکھا دیجئے خدا کے لئے
جو لوگ ٹھوکریں کھاتے ہیں کیمیا کے لئے

علاجِ غم کے لئے راحتِ بقا کے لئے
درودِ پاک ہے تریاق ہر بلا کے لئے

خدا اور اُسکے فرشتے درود پڑھتے ہیں
یہ احترام یہ اعزاز مصطفیٰ ﷺ کے لئے

درود روح کو چمکائے دل کو گرمائے
یہی ہے نور بھی اِدراک کی ضیا کے لئے

عبادتوں کا ہو جادہ کہ راہِ فکرِ معاش
درود بھول نہ جانا کہیں خدا کے لئے

سبب کشائشِ رزقِ حلال کا ہے درود
سخاوتوں کا سمندر ہے ہر گدا کے لئے

پڑھو پڑھو میری آنکھوں درود پڑھو
کھلی ہوئی ہو جو دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے

کریم لکھ دے غلامانِ مصطفیٰ ﷺ میں مجھے
درود میں نے پڑھا ہے تیری رضا کے لئے

درود بن گیا پتوار جس کی کشتی کا
بھنور کنارا بنا ایسے ناخدا کے لئے

درود شافعِ محشر پہ بھیجئے حیرتؔ
یہ کام آئے گا محشر کی ابتلا کے لئے

ﷺ

اذیتوں پہ بھی ظالم سے بدگماں نہ ہوئے
کریم ہیں مرے آقا غضب کناں نہ ہوئے

ہو شہرِ کعبہ کہ طائف کے کوچہ و بازار
رسولِ پاک پہ ظلم و ستم کہاں نہ ہوئے

بنائے جتنے بھی عالم خدائے برتر نے
نبی کریم مرے کس پہ مہرباں نہ ہوئے

ہے جن پہ سایہ فگن اتباعِ سرورِ دیں
مصیبتوں میں بھی وہ لوگ بے اماں نہ ہوئے

وہ دِل تو بارِ جہالت سے ہو گئے ہیں ضعیف
جو دِل حضور کی تعلیم سے جواں نہ ہوئے

عبث ہے عشقِ رسالت مآب ﷺ کا دعویٰ
ثبوت قول و عمل سے اگر عیاں نہ ہوئے

وہ بزم خیر سے محروم ہوگئی حیرتؔ
پیامِ سرورِ دیں جس کے درمیاں نہ ہوئے

ﷺ

خَلقِ خدا کے پیشوا صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ
دونوں جہاں کے رہنما صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ

وُسعت بے پناہ ہے قلبِ رسول پاک میں
ظلم ہوئے تو۔دی دُعا صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ

طاہر و صادق و امین خُلقِ عظیم بالیقیں
کوئی نہیں ہے آپ سا صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ

آپ کی آل اور کتاب راہِ یقیں کی رہنما
بھٹکے ہوؤں کو یہ عطا صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ

میرے لبوں کو چومنے آئیں خُدا کی رحمتیں
جب بھی زباں نے کہہ دیا صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ

سارے رسول تھے رسول اہلِ جہاں کے واسطے
آپ امامِ انبیاء صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ

حیرتؔ خستہ حال ہے چشمِ کرم کا ملتجی
ہے یہ غلام آپ کا صلِ علیٰ محمدٍ ﷺ

ﷺ

ہمیں خاقان ہمیں رشکِ سکندر ہوتے
کاش ہم تابعِ فرمانِ پیمبر ہوتے

دامنِ آلِ محمد ﷺ جو نہ چھٹتا ہم سے
ناخدائی تھی ہماری ہمیں رہبر ہوتے

ہم جو احکامِ الٰہی سے نہ ہوتے غافل
پھر نہ رسوائے زمانہ کبھی دَر دَر ہوتے

کرتے جو بزم میں ہم تذکرۂ حُسنِ رسول
پھر نہ پروانے فدا شمع کی لَو پر ہوتے

ظُلمتِ کفر سے تاریک جو دِل تھے اُن کو
ذکرِ سرکار سے دیکھا ہے منور ہوتے

دِل سے اپناتے اگر اُسوۂ سرکار کو ہم
کشمکش سے غمِ ہستی کی نہ مضطر ہوتے

کاش پڑجاتی ضیائے رُخِ آقا حیرتؔ
داغِ دِل چاند ستاروں سے بھی بڑھ کر ہوتے

صلی اللہ علیہ وسلم

سلامٌ علیکم سراج المنیرا ہو محبوبِ رَب تم سراج المنیرا

خلوص و اَدب سے ذرا اہلِ محفل پڑھو باترنم سراج المنیرا

بہر شب چمکتے ہیں لَو میں تمہاری یہ مہتاب و انجم سراج المنیرا

گلابوں کا معیار کلیوں کی منزل تمہارا تبسّم سراج المنیرا

جو پھیلیں تمہاری ہدایت کی کرنیں ہوا کُفر گُم سُم سراج المنیرا

گلستاں میں کھِل کھِل کے گُل کر رہے ہیں ثنائے تبسّم سراج المنیرا

بھٹکتے اندھیروں میں ہم زندگی بھر نہ آتے اگر تم سراج المنیرا

بہر لمحہ گُن آپ کے گا رہا ہے ہوا کا ترنّم سراج المنیرا

شبِ زندگی میری نورِ سحر ہو ذرا دیکھ لو تُم سراج المنیرا

زباں چومتا ہے کلامِ الٰہی یہ حُسنِ تکلّم سراج المنیرا

چمکنا اگر چاہتے ہو تو حیرتؔ پڑھو مستقل تم سراج المنیرا

صلی اللہ علیہ وسلم

دِل فدا ہے احمد مختار پر
لاکھ لے جائے زمانہ دار پر

ہو گیا ایماں مرا سرکار پر
کلمۂ توحید کے اقرار پر

مصطفیٰ ﷺ کا نام جتنی بار لے
پڑھ درودِ پاک ہر اک بار پر

کامیابی منحصر ہے مومنو!
مصطفائی سیرت و کردار پر

پڑھ رہے ہیں مستقل صلِ علیٰ
چاند سورج بخششِ انوار پر

ہے شبِ معراج شاہد آپ کی
دسترس ہے وقت کی رفتار پر

خوش خیال وخوش لسان وخوش بیاں
دَم بخود ہیں آپ کی گفتار پر

رحمت اللعالمیں کہلائے آپ
بندگانِ رب سے مخلص پیار پر

آبیاری دین کی موقوف ہے
اہلبیتِ سیّدِ ابرار پر

اے مسیحا دینِ حق کے مصطفیٰ
پھر کرم ہو اُمتِ بیمار پر

جس میں حیرتؔ ذکر ہو سرکار کا
رحمتیں ہوں کیوں نہ اُس دربار پر

صلی اللہ علیہ وسلم

میں گدائے بابِ رسول ہوں، کہوں کیسے مجھ پہ کرم نہیں
درِ مصطفیٰ کا کوئی گدا کسی بادشاہ سے کم نہیں

ہو ہَوا کہ آتش و آب و ِگل، ہو بشر کہ جنّ و مَلک سبھی
وہ سرِ غرور ہے کون سا درِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو خم نہیں

ہوں سماء وارض کی وسعتیں مرے رَب کی ساری ہی خلقتیں
کوئی ایسی خلقتِ رب کہاں کہ نبی کا جس پہ کرم نہیں

جو مجھے نصیب ہیں راحتیں ہیں نبیؐ کی یاد کی برکتیں
یہ کرم ہے عشقِ رسول کا غمِ زندگی کا بھی غم نہیں

ہو کرم نبیؐ کریم اَب کہ زمانہ ہم پہ ہے پُر غضب
کہ ہمارا سارے جہان کی کسی آنکھ میں بھی بھرم نہیں

مرے چارہ گر مرے راہبر مرے پاسباں ہیں حبیبِ رَب
مری رُوح اُن کی غلام ہے مجھے قبر و حشر کا غم نہیں

ہے یہ سچ ہوں حیرتؔ پُر خطا مگر اے کریمِ شہ و گدا
کوئی اور تُم سا جہان میں مرے دل میں رَب کی قسم نہیں

ﷺ

کیسے دیوانہ غمِ عشقِ پیمبر دے دے
لاکھ بدلے میں جہاں تاجِ سکندر دے دے

عمر سرکار کی گلیوں میں گذاروں جا کر
کاش قسمت مجھے وہ عرصۂ خوش تر دے دے

ہو سلام اُس پہ جو بھٹکے ہوئے انسانوں کو
حشر تک کے لئے قرآن سا رہبر دے دے

آپ نے شرک کے ماروں کو عطا کی توحید
جیسے افلاس کے ماروں کو کوئی زر دے دے

دیکھ کر جس کو بنی بوذرؓ و سلمانؓ کی نظر
میری آنکھوں کو الٰہی وہی منظر دے دے

تپشِ عشقِ نبیؐ نے وہ چمک بخشی ہے
جیسے سونا کوئی زرکار تپا کر دے دے

پیشِ سرکار سلاموں کے حسیں غنچہ و گل
رشتۂ عشق میں اے دوست پرُو کر دے دے

ہم کو خالق نے دیا ایسا رسولِ خوش تر
جیسے کانٹوں میں وہ خوش رنگ گلِ تر دے دے

دے بھی کیا سکتا ہوں میں اُس کو سلاموں کے سوا
مالکُ الملک جسے سورۂ کوثر دے دے

اُسوۂ شاہِ زمن ایسا سخی ہے حیرتؔ
جو غلاموں کو بھی اعزازِ سکندر دے دے

ﷺ

اپنی بینائی پہ میری آنکھ اِترانے لگی
جب شبیہِ گنبدِ خضرا نظر آنے لگی

جیسے پہنچے بابِ جبرائیل کے نزدیک ہم
ہر طرف صلِ وسلّم کی صدا آنے لگی

جب ہوئی پیشِ نظر محراب ختم المرسلیں
پیروئ مصطفیٰ ﷺ سجدوں پہ اکسانے لگی

دیکھ کر توحید کے پیغامبر کا آستاں
رُوح پر اک بیخودیٔ عبدیت چھانے لگی

ایسی شمعِ پُرکشش ہے میرے آقا کی زمیں
مومنوں کی ان گنت تعداد پروانے لگی

اللہ اللہ مسجدِ نبوی کا حُسنِ بے مثال
آرزوئے خُلد بھی سینے میں شرمانے لگی

خلد ساماں بن گئیں حیرتؔ مری تنہائیاں
شہرِ محبوبِ خُدا کی جب بھی یاد آنے لگی

ﷺ

دِل سوزِ غم سے رویا آنکھوں سے اشک برسے
دیکھا جو سبز گنبد حسرت بھری نظر سے

مینار ہو کہ گنبد محراب ہو کہ منبر
سب پر نبی کا سایہ ہر اک سے نور برسے

دُنیا میں جس بشر نے کی پیروی نبی کی
بے خوف ہو گیا وہ پھر آخرت کے ڈر سے

دربارِ مصطفیٰ ﷺ کے کیا نور کا بیاں ہو
گلیوں کے مصطفیٰ ﷺ کی ذرّے بھی ہیں قمر سے

تُم پر درود پڑھ کر جب بھی خُدا سے مانگی
معمور ہوگئی ہے ہر اک دُعا اثر سے

پھر بار بار آقاؐ دَر پر مجھے بُلانا
ایسا نہ ہو یہ خادم آنے کو دَر پہ ترسے

ہر سَمت رحمتوں کا حیرتؔ ہجوم دیکھا
روضے کو مصطفیٰ ﷺ کے دیکھا جدھر جدھر سے

(شہرِ آقا سے واپسی کے وقت کہی گئی)

صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد آقا سے جس دم واپسی ہونے لگی
یوں لگا اب دُور ہم سے زندگی ہونے لگی

ہر عمل میں جب نبی کی پیروی ہونے لگی
ساتھ میرے نصرتِ ربّ قوی ہونے لگی

السّلام اے شہرِ آقاؐ آ کے دامن میں ترے
ہر عمل ہر فکر میں پاکیزگی ہونے لگی

واہ کیا معجز نما ہے شہرِ آقا کا سفر
ہر پریشانی علامت عیش کی ہونے لگی

رحمتِ عالم سے یوں پھولی پھلی انسانیت
خشک کھیتی جیسے بارش میں ہری ہونے لگی

سر جھکا کر اہلِ زر بھی آ رہے ہیں اُس کے پاس
بھِک منگے کی اُن کے یہ توقیر بھی ہونے لگی

جب سے حیرتؔ دِل میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ نے گھر کیا
در حقیقت زندگی اب زندگی ہونے لگی

(شہرِ آقا سے واپسی بعد شاعر کے احساسات)

ﷺ

کیا یہ سیرت کا نبیؐ کی معجزہ ہوتا نہیں
جو بھی سیرت پر چلے وہ بے وفا ہوتا نہیں

ظلمتوں سے اُس کا چھٹکارا ذرا ہوتا نہیں
جس مکاں میں ذکرِ نورِ مصطفیٰ ﷺ ہوتا نہیں

آدمی کو پاک کر دیتا ہے عشقِ مصطفیٰ ﷺ
اُن کا عاشق تابعِ مکر و رِیا ہوتا نہیں

خیرِ مخلوقِ خدا ہوتا ہے آقاؐ کا غُلام
جس سے دُکھ ہو وہ غُلامِ مصطفیٰ ﷺ ہوتا نہیں

دیکھئے آقاؐ کا میرے یہ ہے اعجازِ خرام
فاصلہ عرشِ بریں کا فاصلہ ہوتا نہیں

سَروَرِ دیں رحمت اللعالمیں محبوبِ رب
آدمی اتنا تو عالی مرتبہ ہوتا نہیں

ظالموں کے ظلم سہہ کر بھی یہ حیرتؔ درگذر
بد دُعا کا لفظ بھی لب آشنا ہوتا نہیں

ﷺ

دِل بن گیا ہے جب سے ٹھکانا رسول کا
ہر لمحہ لگ رہا ہے زمانہ رسول کا

ہے عرش اُن کا گھر وہاں جانے کی بات کیا
ہے معجزہ تو فرش پر آنا رسول کا

اعلانِ اِتباعِ محمد ﷺ ہے ہر گھڑی
ماضی نہیں بنا ہے زمانہ رسول کا

دُنیا کی مسجدوں سے اذانوں کی شکل میں
سُنتی ہے کائنات ترانا رسول کا

فرما رہا ہے رب سے بڑا کوئی بھی نہیں
رب کے حضور سر کو جھکانا رسول کا

ہیں عظمتِ تمام یہی بعد کردگار
ہم نے تو بس مقام یہ جانا رسول کا

دستور زندگی کا ہے کونین کے لئے
سیرت نہیں ہے کوئی فسانہ رسول کا

مخلوق میں خُدا کی بھلا ایسا کون ہے
آیا نہ جس کے کام گھرانہ رسول کا

شیطاں کی پیروی ہے اذیّت رسول کی
اس پیروی سے دِل نہ دُکھانا رسول کا

زینت تری حَسن ہیں تو رونق مری حُسین
اک دوسرے سے کہتا ہے شانہ رسول کا

آقا کی بخششوں کو تو حیرتؔ سے پوچھئے
نسلاً غُلام ہے یہ پُرانا رسول کا

صلی اللہ علیہ وسلم

یکساں ہے سکوں پانا سرکار کی خدمت میں
اپنا ہو کہ بیگانہ سرکار کی خدمت میں

اخلاق و محبت کی وہ شمعِ فروزاں ہیں
ہر ایک ہے پروانہ سرکار کی خدمت میں

یہ عالمِ خلقت ہیں سدرہ پہ بتاتا ہے
جبریل کا شرمانا سرکار کی خدمت میں

پہنچا تو بنا گلشن اخلاق کے پھولوں کا
کردار کا ویرانہ سرکار کی خدمت میں

رُتبے میں فرشتے کے یہ طرۂ عظمت ہے
پیغامِ خدا لانا سرکار کی خدمت میں

سرکار کے قدموں کی ہے خاک مرا سب کچھ
میں خود ہی ہوں نذرانہ سرکار کی خدمت میں

مجبور غُلاموں کو دیتا ہے شہنشاہی
اندازِ غُلامانہ سرکار کی خدمت میں

سرچشمۂ رحمت سے سیراب ہے ہر کوئی
جانا ہو کہ آن جانا سرکار کی خدمت میں

ہو دُور نہ بے چینی جب دِل کی زمانے سے
بے چینو! چلے آنا سرکار کی خدمت میں

تو صاحب قدرت ہے میں بے سروساماں ہوں
یا رب مجھے پہنچانا سرکار کی خدمت میں

اک تُم نے ہی کیا حیرتؔ ہر طالبِ حق نے ہی
اللہ کو پہچانا سرکار کی خدمت میں

ﷺ

یوں تو ہر اک رسول ہی ذی احترام ہے
لیکن حبیبِ رب مرے آقاؐ کا نام ہے

یہ فخرِ انبیاء کی زباں کا مقام ہے
جو کچھ بھی یہ کہیں وہ خُدا کا کلام ہے

پہنچی نہ چشمِ فکرِ بشر اُس مقام تک
بعد خدا جو میرے نبی کا مقام ہے

جو بھی کہا ہے جو بھی کیا ہے رسول نے
اُس کا ہی تو شریعت اسلام نام ہے

کہتا ہے جن کو پنجتن پاک کردگار
ہم چیز کیا ہیں اُن کا زمانہ غُلام ہے

دستورِ عقل چاہے کسی کا ہو رہنما
میرے لئے تو سیرتِ خیرالانام ہے

اُس کو بھی اپنا جیسا بتاتے ہیں بے ادب
دُنیا سے سوئے عرش جو محوِ خرام ہے

سب چاہتوں سے بڑھ کے نہ چاہے جو آپ کو
وہ ناشناسِ عظمتِ خیرالانام ہے

سورج بھی چھپ کے لگتا ہے اُس کے طواف میں
پُر نور ذکرِ نورِ نبی سے جو شام ہے

آدمؑ سے جو چلا تھا رسالت کا سلسلہ
حیرتؔ مرے نبی پہ وہ آکر تمام ہے

ﷺ

رازِ امن و اماں اِتباعِ نبی
خیریت کا نشاں اتباعِ نبی

رہبرِ دو جہاں اتباعِ نبی
راہِ باغِ جناں اتباعِ نبی

حُکمِ ربِ جہاں اتباعِ نبی
فرضِ پیر و جواں اتباعِ نبی

لُٹ گیا اپنی رسموں کی راہوں پہ خود
چھوڑ کر کارواں اتباعِ نبی

جس میں کردار و اخلاق کے گل کھلیں
ہے وہی گلستاں اتباعِ نبی

کر رہے ہیں بحُکمِ خُدا مستقل
یہ زمان و مکاں اتباعِ نبی

موت کا ڈر نہ لالچ اُسے زیست کا
جس کی ہو جانِ جاں اتباعِ نبی

عزت و جان و اموال محفوظ ہیں
ہو رہی ہے جہاں اتباعِ نبی

مومنوں کو بتائی ہے قرآن نے
سیرتِ کامراں اتباعِ نبی

جیتے جی میں اِسے چھوڑ سکتا نہیں
زندگی ہے میاں! اتباعِ نبی

سب کے گھر مسکنِ خیر بن جائیں گے
ہو جو سب کے یہاں اتباعِ نبی

دین و دُنیا کی چاہو بھلائی اگر
کرنا حیرتؔ میاں! اتباعِ نبی

ﷺ

معراجِ بندگی ہے سرکارؐ کی محبت
اعزازِ آدمی ہے سرکارؐ کی محبت

مجھ کو جو تُو ملی ہے سرکارؐ کی محبت
اب تُو ہی زندگی ہے سرکارؐ کی محبت

انسانیت کی حامی مظلومیت کی ناصر
میزان عدل کی ہے سرکارؐ کی محبت

اصحابِ باوفا کی شکلیں جُدا ہیں تو کیا
مقصد تو ایک ہی ہے سرکارؐ کی محبت

گمراہیوں کی ظُلمت جو نور سے مٹا دے
وہ پاک روشنی ہے سرکارؐ کی محبت

خاشاکِ شرک و بدعت لے جائیگی بہا کر
توحید کی ندی ہے سرکارؐ کی محبت

سمجھا اُسی سے رب کو جانا اُسی سے سب کو
عرفان و آگہی ہے سرکارؐ کی محبت

ہے قلب کی طہارت پاکیزگی زباں کی
زینت حیات کی ہے سرکارؐ کی محبت

ناکام آرزوئیں رہتی ہیں دُور اُس سے
جس دِل میں بس گئی ہے سرکارؐ کی محبت

ہو جیسے بُو گلوں میں ایسے ہی محفلوں میں
خوشبو بکھیرتی ہے سرکارؐ کی محبت

فرقوں میں بٹنے والو میرے قریب آؤ
آواز دے رہی ہے سرکارؐ کی محبت

حیرتؔ وہ کب رُکے گا راہی دَرِ حرم کا
خود جس کو لے چلی ہے سرکارؐ کی محبت

ﷺ

رَوضہ پہ بُلا لیجئے سرکار ہمیں بھی
حاصل ہو کبھی شرکتِ دربار ہمیں بھی

مہر و مہ و انجم سے نظر ہم بھی ملالیں
ہو گنبد خضرا کا جو دیدار ہمیں بھی

اے صاحبِ دل دستِ عطا صاحبِ گُلشن
اخلاق کے پھولوں سے بنا ہار ہمیں بھی

سچ یہ ہے اگر دِل میں بسے عشقِ محمد ﷺ
دے جذبہ قربانی و ایثار ہمیں بھی

جس جذبہ سے سرشار تھے اصحابِ محمد ﷺ
یا رَب دے وہی جذبۂ ایثار ہمیں بھی

پیغامِ نبی سُن کے جو ہم رو بہ عمل ہوں
آواز دے فردوس کا گُلزار ہمیں بھی

حیرتؔ جو لگی خاکِ درِ پاک جبیں پر
زردار سمجھنے لگے زَردار ہمیں بھی

ﷺ

کیوں میں دُنیا کو چنوں عشقِ نبی کے بدلے
اُس نے آنسو ہی دیئے سب کو ہنسی کے بدلے

کون ہوگا مرے آقا سا سخی اور محسن
گلستاں بخش دے جو ایک کلی کے بدلے

پوچھئے اُس سے غمِ عشقِ محمدﷺ کا مزہ
غم لیا جس نے محمدﷺ کا خوشی کے بدلے

ماہ و انجم ہوں فرشتے ہوں کہ ہوں جنّ و بشر
آپ کے فیض سے حالات سبھی کے بدلے

زخم کھا کر بھی دُعاؤں کے لٹائے ہیں گلاب
یوں دیئے آپ نے ظالم کی بدی کے بدلے

کیا اِسے پیرویٔ سرورِ دیں کہتے ہیں
نفس کی اپنے سُنو حکمِ نبی کے بدلے

مومن و متقی و صابر و عادل حیرتؔ
اتنے اعزاز ملے عشقِ نبی کے بدلے

ﷺ

مرحبا صلِّ علیٰ ہیں مُحسنِ انسانیت
اللہ اللہ مصطفیٰ ﷺ ہیں مُحسنِ انسانیت

دِل نشیں انداز سے کرتا ہے اُن سے رَب کلام
اے زمانے دیکھ کیا ہیں مُحسنِ انسانیت

جِن کے پاؤں چومتی ہیں خیر کی سب منزلیں
آپ وہ خیرالوریٰ ہیں مُحسنِ انسانیت

اس لئے معراج کی شب رُک گئیں سب گردشیں
عرش پر جلوہ نما ہیں مُحسنِ انسانیت

جس کی منزل مرضیٔ حق جس کا رستہ مستقیم
آپ ہی وہ رہنما ہیں مُحسنِ انسانیت

صرف ہم سمجھے ہیں وہ آقا ہیں باقی سب غلام
اور رَب جانے کہ کیا ہیں مُحسنِ انسانیت

دامِ گمراہی میں وہ آکر رہے ابلیس کے
آپ سے جو بھی جُدا ہیں مُحسنِ انسانیت

عالمِ انسانیت کر شکرِ ربِّ لا شریک
ربِّ اکبر کی عطا ہیں مُحسنِ انسانیت

میرے قلب و ذہن میں بھی روشنی بھر دیجیے
آپ تو بدرالدجیٰ ہیں مُحسنِ انسانیت

ہو ذرا چشمِ کرم اے صاحبِ خُلقِ عظیم
ہم غموں میں مبتلا ہیں مُحسنِ انسانیت

ناخدائے خلقتِ رَب نوح تھے حیرتؔ مگر
نوح کے بھی ناخدا ہیں مُحسنِ انسانیت

صلی اللہ علیہ وسلم

ڈوبا تھا جہالت میں جہاں آپ سے پہلے
معبود تھا انساں کا گُماں آپ سے پہلے

ہیں اوّلِ مخلوقِ خُدا آپ ہی آقا
کب رَب نے بنایا تھا جہاں آپ سے پہلے

حاصل تھا کسے آپ کے آبا کے علاوہ
سچّائی سے معمور بیاں آپ سے پہلے

خدشہ تھا لڑائی کا کبھی لُوٹ کا خطرہ
اموال تھے محفوظ نہ جاں آپ سے پہلے

دستورِ جہالت کے سِتَم کا تھی نشانہ
ہر دُخترِ مظلوم کی ماں آپ سے پہلے

یہ قافلۂ نوعِ بشر احسنِ تقویم
کب منزلِ حق پر تھا رواں آپ سے پہلے

اللہ کا گھر کثرتِ اصنام سے پُر تھا
توحید تھی بے نام و نشاں آپ سے پہلے

سہما ہوا رہتا تھا ہر اک بے بس و کمزور
ہر لمحہ تھا محرومِ اماں آپ سے پہلے

وہ مکہ جسے امن کا گھر کہتا ہے قرآں
اُس میں بھی نہ تھی امن واماں آپ سے پہلے

پابندیٔ اخلاق کے آداب سے حیرتؔ
آزاد تھا ہر پیر و جواں آپ سے پہلے

ﷺ

تمہارے کرم کی ضرورت ہے آقاؐ
بہت ہی پریشان اُمت ہے آقاؐ

زمان و مکاں جو سجائے ہیں رَب نے
یہ سب آپ ہی کی بدولت ہے آقاؐ

ذرا بھی ہوا آپ کا جس کو عرفاں
اُسے آپ کا غم بھی راحت ہے آقاؐ

خدا جس کو اپنی رضا کہہ رہا ہے
فقط آپ ہی کی وہ سیرت ہے آقاؐ

صداقت اُخوت مروت ہے جس میں
تمہارا مدینہ وہ جنت ہے آقاؐ

رہے ہر گھڑی سامنے سبز گنبد
یہی میری آنکھوں کی چاہت ہے آقاؐ

تمہاری غلامی تمہاری گدائی
مری آبرو کی علامت ہے آقاؐ

حضور آپ کے نقشِ پا کی بدولت
جہاں میں مرے سر کی عظمت ہے آقاؐ

نہ لوٹی گئی جو کبھی رہزنوں سے
تمہاری غلامی وہ دولت ہے آقاؐ

شمار اس کو اپنے غلاموں میں کرلو
یہ مانا خطا کار حیرتؔ ہے آقاؐ

ﷺ

خموشیوں سے بیاں سے نبی کی نعت پڑھو
اُٹھو عمل کی زباں سے نبی کی نعت پڑھو

طہارتوں سے اگر فیضیاب ہونا ہے
یقین و فکر و گماں سے نبی کی نعت پڑھو

یہ مومنوں کو خدا کا پیام ملتا ہے
کلامِ ربِّ جہاں سے نبی کی نعت پڑھو

غمِ جہاں کو اگر عیش میں بدلنا ہے
خلوصِ دل کی زباں سے نبی کی نعت پڑھو

حرم ہو کوچہ و بازار ہو کہ اپنا مکاں
جہاں سے چاہو وہاں سے نبی کی نعت پڑھو

جہاں بھی ظلم نے پابندیاں لگادی ہوں
وہاں بھی عزمِ جواں سے نبی کی نعت پڑھو

خدا کا ذکر جسے کردے پاک و پاکیزہ
پڑھو تو ایسی زباں سے نبی کی نعت پڑھو

جناں نبی ہی صدقہ ہے اے جناں والو
بہارِ باغ جناں سے نبی کی نعت پڑھو

جگانا چاہو جو بیداریوں کی قسمت کو
اُٹھو تو خوابِ گراں سے نبی کی نعت پڑھو

یہاں تو نعت نبی ہے زباں پہ حیرتؔ کی
فرشتو تم بھی وہاں سے نبی کی نعت پڑھو

ﷺ

قاطعۂ کفر و ظلمت پہ لاکھوں سلام
آفتابِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جسنے دیکھا وہی دیکھتا رہ گیا
آپ کے حُسنِ قامت پہ لاکھوں سلام

جن کو بھی پاؤں آقا کے چھو کر چلے
ایسے رستوں کی قسمت پہ لاکھوں سلام

ظلم سہہ کر بھی ظالم کو دی ہے دُعا
قلبِ آقا کی وسعت پہ لاکھوں سلام

طفلِ مکتب ہیں دانشورانِ جہاں
شہرِ علمِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جو ملے عشقِ محبوبِ رب کے عِوَض
ایسی تکلیف و راحت پہ لاکھوں سلام

آدمی آدمی کو سمجھنے لگا
مصطفائی شریعت پہ لاکھوں سلام

جس جماعت کے ہیں میر آقا مرے
بھیجئے اُس جماعت پہ لاکھوں سلام

آپ ہی تو ہیں سیّاحِ عرشِ بریں
آپ کی اس مسافت پہ لاکھوں سلام

نامِ احمد ﷺ ہوا جب بھی لب پہ رواں
ہو گئے فرض حیرتؔ پہ لاکھوں سلام

ﷺ

دیکھ کر یادِ محمد ﷺ کو خراماں دِل میں
زخمِ دل ہو گئے کھل کھل کے گلستاں دِل میں

جلوہ گر یوں ہے خیالِ شہ ذیشاں دِل میں
جیسے آجائے اُتر کر مہ تاباں دِل میں

دِل میں جس دِن سے کیا عشقِ محمد ﷺ نے قیام
پھر نہ آیا کبھی بھولے سے بھی ارماں دِل میں

دیکھ لے کاش مدینے کے چمن کا منظر
پھر نہ لائے کبھی فردوس کو رضواں دِل میں

مہ و خورشید کو رشتے سے ملانے والے
کر چراغِ نبوی کو بھی فروزاں دِل میں

مطمئن کرنے مجھے رحمتِ باری آئی
ہو گیا جب بھی خطاؤں پہ پشیماں دِل میں

کسی دولت کی نہیں اب مجھے خواہش حیرتؔ
داغ ہیں عشقِ محمد ﷺ کے فروزاں دِل میں

صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی یاد میں مرے دِل میں یوں خراماں ہے
کہ خُلد سامنے آنکھوں کے جیسے رقصاں ہے

حضورِ حق کرے سجدے یہ فرضِ انساں ہے
مگر نبی سے محبت بھی جزوِ ایماں ہے

یہ آرزو مری پیشِ حضورِ یزداں ہے
مدینے جا کے نہ آؤں یہ ایک ارماں ہے

بہشت اُس کی زمیں اُس کی آسماں اُس کا
نبی کے در کا گدا کیا ہے ایک سلطاں ہے

فضائے قبر کی تاریکیوں سے کیا ڈرنا
چراغِ عشق نبی دِل میں جب فروزاں ہے

غمِ حیات ، غمِ دوستاں ، غمِ ہستی
مرے فسانۂ ہستی کا غم ہی عنواں ہے

قدم قدم پہ یہ حیرتؔ نبی نے فرمایا
مصیبتوں سے نہ گھبرا اگر مسلماں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

عرش کی رفعت پہ جانا آپؐ کی نعلین کا
چشمِ موسیٰ دیکھ رُتبہ آپؐ کی نعلین کا

آپؐ کا اعلانِ عظمت کر رہا ہے عرش سے
آپؐ کے پیروں میں ہونا آپؐ کی نعلین کا

مل گیا اُن پاک ہاتھوں کو یداللّٰہی خطاب
باندھا جن ہاتھوں نے تسمہ آپؐ کی نعلین کا

جتنے بھی ہیں چاند سورج دامنِ افلاک میں
سب کی عظمت پر ہے ٹھپّہ آپؐ کی نعلین کا

کوئی حیدرؓ کوئی بوذرؓ کوئی سلمانؓ بن گیا
آگیا جس سے اُٹھانا آپؐ کی نعلین کا

چومتا ہے ہر گھڑی پائے مقدس آپؐ کے
کتنا خوش قسمت ہے چمڑا آپؐ کی نعلین کا

یہ چلیں جس راہ پر کہلائے راہِ مستقیم
رہرو و اپناؤ رستہ آپؐ کی نعلین کا

مرتے دم تک ان کے پیچھے سر بخم چلتا رہوں
یا نبی چھوٹے نہ پیچھا آپؐ کی نعلین کا

تاج والوں کو دکھاؤں تاج کہتے ہیں کسے
اپنے سر پر رکھ کے تلوا آپؐ کی نعلین کا

سایۂ رحمت ہو سب پر آپؐ کا یوم حساب
میرے سر پر ہو تو سایہ آپؐ کی نعلین کا

علم کا در فاتحِ خیبر کہیں جس کو حضورؐ
ہے وہی تو سینے والا آپؐ کی نعلین کا

پاک حیرتؔ تیرے لب ہوں آب زم زم کی طرح
تجھ کو مل جائے جو بوسہ آپ کی نعلین کا

ﷺ

جستجوئے نظر قبلۂ قلب و جاں سرورِ دوجہاں سرورِ دو جہاں
رحمتوں کی گھٹا خیر کا آسماں سرورِ دوجہاں سرورِ دو جہاں

آپ کے دل پہ قرآن نازل ہوا آپ پر دینِ اسلام کامل ہوا
دامنِ کفر کی اُڑ گئیں دھجیاں سرورِ دوجہاں سرورِ دو جہاں

حق کا پیغام دُنیا کو دیتے رہے ظلم ذہنِ جہالت کے سہتے رہے
پھر بھی تم خود سرو سے رہے خوش گماں سرورِ دوجہاں سرورِ دو جہاں

آپ نے اپنے اقوال وکردار سے فکر کے نور سے قلب کے پیار سے
دور کیں ذہنِ انساں سے تاریکیاں سرورِ دوجہاں سرورِ دو جہاں

آپ ہمدرد ہیں رب کی مخلوق کے بن کے آئے ہیں رحمت سبھی کے لئے
ساری مخلوق پر مشفق و مہرباں سرورِ دوجہاں سرورِ دو جہاں

ہم بھی دیکھیں مدینہ یہ ارمان ہے، ہے بظاہر سبب اور نہ سامان ہے
ہو کرم تو سمٹ جائیں سب دوریاں سرورِ دوجہاں سرورِ دو جہاں

آپ کے در پہ جب لوگ جانے لگے بے بسی اپنی ہم دیکھتے ہی رہے
دِل پہ چلتی رہیں ہجر کی برچھیاں سرورِ دوجہاں سرورِ دو جہاں

اب مدینے میں یا تو بلا لیجئے یا مدینہ مرا دل بنا دیجئے
یا تو مرجاؤں میں یا مٹیں دوریاں سرورِ دو جہاں سرورِ دو جہاں

ہم سا بیکس زمانے میں کوئی نہیں آبرو کچھ ہماری نہیں ہے کہیں
المدد المدد ناصرِ بیکساں سرورِ دو جہاں سرورِ دو جہاں

آپ کی پیروی چھوڑ کر آج ہم کھو چکے ساری دُنیا میں اپنا بھرم
اوڑھ لی ہیں زمانے کی رسوائیاں سرورِ دو جہاں سرورِ دو جہاں

آج اُمت تمہاری پریشان ہے مضمحل ہے فسردہ ہے حیران ہے
ہو نگاہِ کرم محسن و مہرباں سرورِ دو جہاں سرورِ دو جہاں

آل کا اپنی صدقہ عطا کیجئے ہر تباہی سے ہم کو بچا لیجئے
دین و دُنیا میں ہو جائیں ہم کامراں سرورِ دو جہاں سرورِ دو جہاں

ہے گنہگار خاطی یہ سچ ہے مگر آپ سے چاہتا ہے کرم کی نظر
آپ کا اُمتی حیرتِ خستہ جاں سرورِ دو جہاں سرورِ دو جہاں

ﷺ

تجھ پر سلام چشمِ عنایت رسول کی
ممتاز تیرے دم سے ہے اُمت رسول کی

توحید کا یقیں ہی نہیں باعثِ نجات
جب تک نہ ہو گواہ محبت رسول کی

گہوارۂ سکوں بنے دُنیائے بے سکوں
اپنا کے دیکھ لیجئے سیرت رسول کی

سروِ جناں بھی جس کی نہ تمثیل ہو سکے
تخلیق رب نے کی وہ قامت رسول کی

پھیلا ہے تیرے بعد ہی اسلام ہر طرف
لاکھوں سلام تجھ پہ ہوں ہجرت رسول کی

اے مومنو سمیٹ لو سنّت کی شکل میں
بکھری ہوئی ہے کائنات میں دولت رسول کی

شمس وقمر سی میری بھی آنکھیں چمک اُٹھیں
ہو جائے دید مجھ کو جو حیرتؔ رسول کی

ﷺ

ایسا حسین ہے شہِ ابرار کا وجود
مانگے ہے حُسن، حُسنِ ضیابار کا وجود

عفو و کرم ، سخا و عطا پیار کا وجود
ہے دیکھنا تو دیکھئے سرکار کا وجود

وحیِ حرا میں ، ثَور میں پایا عروجِ دیں
کیا محترم ہے دیکھئے ہر غار کا وجود

قرآن میں حدیث میں ایمان و ذکر میں
رونق فروز ہے شہِ ابرار کا وجود

عزم و یقین صبر و شجاعت پیمبری
ہے سب کی آبرو مرے سرکار کا وجود

اے گلشنو! سمیٹ لو دامن میں نکہتیں
''خوشبو کا شہر ہے مرے سرکار کا وجود''

حیرتؔ کمالِ پائے رسولِ کریم دیکھ
ہوتا ہے موم سختیِ کہسار کا وجود

ﷺ

زیر کو زوردار کرتا ہے
میرے آقا کا پیار کرتا ہے

جلوۂ نورِ نقشِ پائے رسول
چاند کو شرمسار کرتا ہے

آدمی عشقِ مصطفیٰ کے بغیر
بندگی داغدار کرتا ہے

کب مدینے بلاؤ گے آقا
یہ غلام انتظار کرتا ہے

اُن کے دَر کا فقیر ہونا ہی
صاحبِ اقتدار کرتا ہے

بس یہ غم، دُور ہوں مدینے سے
یانبی اشکبار کرتا ہے

اُن کے دامن کو چھوڑنا حیرتؔ
نورِ ہستی کو نار کرتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم ہی کیا خلقت میں سب آقا کے تابعدار ہیں
دشت ہیں گلزار ہیں دریا ہیں یا کہسار ہیں

پنجتن میں فاطمہ و مرتضٰی حسنینِ پاک
چار یہ نوری بدن ہیں پانچویں سرکار ہیں

حضرتِ بوبکرؓ ، فاروقؓ اور عثمان و علیؓ
سیرتِ آقا کے یہ سب مختلف کردار ہیں

دولتِ عشقِ محمد جس کو دیتا ہے خدا
اُس کے آگے مال والے مفلس و نادار ہیں

گنبدِ خضرا ترے جلووں کے آگے بالیقیں
حُسنِ دُنیا کے نظارے ماند ہیں بیکار ہیں

اپنے اپنے ڈھنگ سے پڑھتے ہیں آقا پر سلام
چاند سورج ہیں کہ تارے پھول ہیں یا خار ہیں

جب بھی حیرتؔ قبر میں دیکھے شبیہِ مصطفیٰ
دیکھتے ہی بولنا ہاں یہ مرے سرکار ہیں

ﷺ

جمالِ مصطفیٰ کی بات کرنا
ہیں روشن عمر کے لمحات کرنا

چمک کر سیرتِ محبوبِ رب سے
بہر سو نور کی برسات کرنا

ہیں جزوِ مصطفیٰ آلِ محمد
بیاں اُن کا انھیں کے ساتھ کرنا

ہے سنّت بیکسوں کی سرپرستی
یہ کارِ بے بہا دن رات کرنا

ہمیشہ اتباعِ مصطفیٰ سے
مزین عمر کے لمحات کرنا

حضورِ حق جھکا کر سر ہمیشہ
بلند ایمان کے درجات کرنا

کہیں جب بولنا ہو تم کو حیرتؔ
تو اخلاقِ نبی کی بات کرنا

صلی اللہ علیہ وسلم

ثانی کہاں سے لائے گی دُنیا رسول کا
دُنیا کا خود وجود ہے صدقہ رسول کا

ہجرت کی شب رسول کے بستر پہ سوئے تو
کفار کو علی پہ تھا دھوکہ رسول کا

انسانیت کا قدرِ فضیلت بڑھا گیا
فرشِ زمیں سے عرش پہ جانا رسول کا

اللہ کہہ رہا ہے کہ رحمت کی شکل میں
ہے میری کائنات پہ سایہ رسول کا

سلطان بزور کرتے ہیں قبضہ زمین پر
کردار سے دلوں پہ ہے قبضہ رسول کا

کاندھوں پہ جلوہ گر تھا کبھی پشت پہ سوار
مظلوم کربلا وہ نواسہ رسول کا

محفل میں رحمتیں بھی فرشتے بھی ہم بھی ہیں
حیرتؔ سنائے جاؤ قصیدہ رسول کا

صلی اللہ علیہ وسلم

جب عرش کو چلے مرے سرکار کے قدم
منہ تک رہے تھے وقت کی رفتار کے قدم

آتے ہیں آسماں سے اُتر کر زمین پر
جبریل چومنے مرے سرکار کے قدم

وہ راہ راہِ حق ہے صراطِ نجات ہے
جس پر ہیں مرسلین کے سردار کے قدم

خورشید و ماہتاب جو روشن ہیں روز و شب
ان پر پڑے ہیں قاسمِ انوار کے قدم

کہتے ہیں اپنا جیسا جو خیرالانام کو
ان پر ہیں دو جہاں کی پھٹکار کے قدم

یہ رحمتوں و یہ نور سے معمور انجمن
لگتا ہے آئے ہیں یہاں سرکار کے قدم

حیرتؔ یہ ان کی چشم نوازش کی ہے دلیل
محفل میں اُن کی مجھ سے خطا کار کے قدم

ﷺ

آبرو کچھ نہ رہی اپنی کہیں تھوڑی سی
کیجئے چشمِ کرم سرورِ دیں تھوڑی سی

آپ کی وسعتِ اخلاق کے آگے آقا
لگتی ہے وسعتِ افلاک وزمیں تھوڑی سی

ہم وہ کھائیں تو بنیں شیر جو کھاتے تھے علیؓ
ہم کو مل جائے جو وہ نانِ جویں تھوڑی سی

پھر نہ اُٹھی درِ آقا سے کسی در کے لئے
جُڑ گئی جب درِ آقا سے جبیں تھوڑی سی

برقِ توہینِ رسالت نے تجھے پھونک دیا
یہ ہے قدرت کی پکڑ دشمنِ دیں تھوڑی سی

ہے ترا جذبۂ صادق تو بلائیں گے ضرور
رکھ تسلی تو مرے قلبِ حزیں تھوڑی سی

بھول کر رحمتِ عالم کو یہ ہستی حیرتؔ
ایک تکلیفِ مسلسل ہے نہیں تھوڑی سی

ﷺ

آپ وہ صاحبِ کردار ہیں سبحان اللہ
دشمنِ جاں بھی پرستار ہیں سبحان اللہ

جن کی سیرت ہے جہالت کے اندھیروں کا علاج
آپ وہ منبع انوار ہیں سبحان اللہ

فاطمہ حیدر کرار حسن اور حُسین
اہل بیتِ شہِ ابرار ہیں سبحان اللہ

کچھ لو اوہام کچھ اصنام پرستی کے غلام
ہم غلامِ شہِ ابرار ہیں سبحان اللہ

ہم کریں مدح تو کیا ہم تو غلام آپ کے ہیں
مدح خواں آپ کے اغیار ہیں سبحان اللہ

درد جن کا ہے مریضانِ محبت کا علاج
سب وہ نام آپ کے سرکار ہیں سبحان اللہ

یہ فقط مدحِ محمد کا اثر ہے حیرتؔ
روح پرور ترے اشعار ہیں سبحان اللہ

ﷺ

نعمتِ خیرِ دوعالم کا جہاں انبار ہے
اے گداؤ! وہ حبیبِ پاک کی سرکار ہے

منزلِ حق پاؤ یہ حکمِ شہِ احرار ہے
راہِ حق میں کربلا ہے یا فرازِ دار ہے

فاطمہ و زینب و کلثوم حسنین و علی
کیسا نورانی رسولِ پاک کا گھربار ہے

یہ تو ہے اخلاقِ آقا خود کو ہم جیسا کہا
اپنا جیسا ہم کہیں اُن کو تو یہ پھٹکار ہے

شافعِ محشر بھی آقا ساقی کوثر بھی آپ
اس یقیں کے جام سے یہ زندگی سرشار ہے

مسکنِ عشقِ محمد بن سکا کب اس کا دِل
جس کے دل میں عز و جاہ و مال کی دیوار ہے

جتنے ہیں حیرتؔ ملائک حضرتِ جبریل تک
حکمِ رب سے جو بھی ہے آقا کا تابعدار ہے

ﷺ

غم ہے نہ کوئی اُلجھن سرکار کی محفل میں
فردوس ہے خود آنگن سرکار کی محفل میں

کردار کے پھولوں کا اخلاق کی خوشبو سے
ہے مہکا ہوا گلشن سرکار کی محفل میں

ایمان و یقیں تقویٰ حکمت ہو کہ دانائی
ہر ایک پہ ہے جوبن سرکار کی محفل میں

زردار ہو مفلس ہو آقا ہو کہ خادم ہو
بھرتا ہے ہر اک دامن سرکار کی محفل میں

سرکار ہیں زہرا ہیں حسنین ہیں حیدر ہیں
ہیں نور کے پانچوں تن سرکار کی محفل میں

چھائی ہوئی بے دینی تقدیر کی ظلمت تھی
تقدیر ہوئی روشن سرکار کی محفل میں

ماحولِ محبت میں گُم ہو کے رہا حیرتؔ
پہنچا جو کوئی دشمن سرکار کی محفل میں

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ شعور تم نے بخشا مجھے اُلجھنوں میں آقا
ہیں درود کی صدائیں میری دھڑکنوں میں آقا

وہ ہوں حاسدانِ مکہ کہ ہوں ظالمانِ طائف
نہ ہوئے شکستہ ہمّت کہیں دُشمنوں میں آقا

یہ عمل کی پختہ کاری یہ کمالِ بردباری
کہ یقینِ قلب بن کر رہے بدظنوں میں آقا

کہیں عرش سے زمیں تک رہے آپ جن گھروں میں
ہے بہار اُن گھروں کے سبھی آنگنوں میں آقا

کہیں رنگ و بو کی صورت کہیں چہچہوں کی دھن میں
ملے تذکرے تمہارے ہمیں گلشنوں میں آقا

ہے ہر ایک قلب مضطر ہو کرم کریم سرور
ہے تمہاری ساری اُمت بڑی اُلجھنوں میں آقا

ﷺ

یادِ نبی میں مست ہو جائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں
دیوانے عاشق کہلائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

نگری نگری رب کے نبی کی سیرت کا اعلان بنیں
ذکرِ نبی گھر گھر پہنچائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

سوزِ یقیں اور حُسنِ عمل سے پاک نبی کے ناموں سے
روح کے آئینے چمکائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

شرک کے ہر بندھن کو توڑیں الا اللہ کی ضربوں سے
کفر کا ہر اک نقش مٹائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

بیکس مسکیں اور یتیمی سمجھیں اپنی آس ہمیں
سیرتِ آقا میں ڈھل جائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

سُنّت کے گل بوٹے بو کر ہستی کے ویرانے میں
صحرا کو گلزار بنائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

حق گوئی حق آگاہی حق راہ روی سے دُنیا میں
تصویرِ سنّت بن جائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

ہمدردی فیّاضی لے کر پیارے نبی کی سیرت سے
خلقتِ رب کو سکھ پہنچائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

شعبِ ابی طالب میں جیسا دَورِ مصائب گذرا ہے
ہر مومن کو یاد دلائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

پنج تنوں کے نور کا صدقہ لے کر نور کے داتا سے
قبر کی ظلمت کو چمکائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

کیا کیا دُکھ جھیلے ہیں نبی نے حیرتؔ کر کے سب کا بیاں
خود تڑپیں سب کو تڑپائیں ایسے نبی کی نعت پڑھیں

ﷺ

یا حبیبِ ربِّ اکبر الصلوٰۃ والسلام
بعد رب ہر اک سے بڑھ کر الصلوٰۃ والسلام

طیّب و طاہر ذکی و پاک ہیں نام آپ کے
اے طہارت کے سمندر الصلوٰۃ والسلام

ہو رہے ہیں آپ کے نورِ صداقت پر نثار
آفتاب و ماہ و اختر الصلوٰۃ والسلام

آپ کے کاندھوں کی زینت آپ کی آنکھوں کے نور
آپ کے شبیّر و شبّر الصلوٰۃ والسلام

ظلم سہہ کر زخم کھا کر دی دُعائیں آپ نے
یہ کرم اللہ اکبر الصلوٰۃ والسلام

ظلمتِ کردارِ انساں کو کیا ہے آپ نے
نورِ سیرت سے منور الصلوٰۃ والسلام

ظالموں کو رہزنوں کو قوتِ اخلاق سے
لا کے چھوڑا راہِ حق پر الصلوٰۃ والسلام

اے یتیموں بیکسوں بیواؤں کے حامی حضور
ہم بھی ہیں مغموم و مضطر الصلوٰۃ والسلام

حکمت وصبر وشجاعت کی طلب ہے آپ سے
آپ ہیں آقائے حیدرؔ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں کی ماؤ ! اے ازواجِ محبوبِ خدا
سب کی جانب سے ہو تم پر الصلوٰۃ والسلام

اپنے دامن کو پسارے ہیں فقیروں کی طرح
آپ کے در پر سکندر الصلوٰۃ والسلام

حشر میں حیرتؔ کہیں گے سب کے سب تشنہ دہن
صاحبِ تسنیم و کوثر الصلوٰۃ والسلام

ﷺ

دل پڑھے یا پھر زباں صلِّ علیٰ
پاک ہو جاتی ہے جاں صلِّ علیٰ

قوتِ فکر و عمل زندہ ہوئی
جب ہوا وردِ زباں صلِّ علیٰ

پیار ہو جائے گا سب مخلوق سے
پڑھ کے دیکھو تو میاں صلِّ علیٰ

زحمتوں کی آگ جیسی دھوپ میں
رحمتوں کا سائباں صلِّ علیٰ

میرے سر کی سرفرازی کا سبب
اُن کے قدموں کے نشاں صلِّ علیٰ

جب شبیہ پاک دیکھوں تو کہوں
یہ مرے آقا ہیں ہاں! صلِّ علیٰ

حیرتؔ آقا کا مرے اک ایک پل
حوصلوں کی داستاں صلِّ علیٰ

ﷺ

توحید کا اعلان ہو سرکار تم صلِّ علیٰ
اللہ کی پہچان ہو سرکار تم صلِّ علیٰ

سب صاحبانِ علم کے ادراک میں احساس میں
تفسیر ہو قرآن ہو سرکار صلِّ علیٰ

انسان ہیں ہم اہلِ ز... جو کچھ بھی ہیں ہم ہیں یہیں
عرشِ بریں کی شان ہو سرکار تم صلِّ علیٰ

دل سے جو کفر و شرک کی ظلمت بہا کر لے گیا
وہ نور کا طوفان ہو سرکار تم صلِّ علیٰ

زہراؓ علیؓ حسنینؓ تم ﷺ ایک نور سے ہیں پنجتن
اور پنجتن کی شان ہو سرکار تم صلِّ علیٰ

آدم سے عیسیٰ تک سبھی آئے گئے جتنے نبی
اُن سب میں عالیشان ہو سرکار تم صلِّ علیٰ

سب کا سبب ہوتے ہوئے محبوبِ رب ہوتے ہوئے
حیرت یہ ہے انسان سرکار تم صلِّ علیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

گونجی ہے درودوں کی صدا ٹھیک سے بیٹھو
تانتا ہے فرشتوں کا لگا ٹھیک سے بیٹھو

اس بزم میں محبوبِ خدا خود بھی ہیں شامل
اصحاب کی اپناؤ ادا ٹھیک سے بیٹھو

ملحوظ رہے عظمتِ سرکارِ دوعالم
تعظیم کا پاؤ گے صلہ ٹھیک سے بیٹھو

سرخَم ہو نم آنکھیں ہوں اطاعت بھرا دل ہو
بن جاؤ غلاموں کی ادا ٹھیک سے بیٹھو

محفل ہے یہی چارہ گرِ روح و بدن کی
ہر درد سے پاؤ گے شِفا ٹھیک سے بیٹھو

یا رب ہمیں سرکار کا دیوانہ بنادے
مانگو یہ مبارک ہے دُعا ٹھیک سے بیٹھو

حیرتؔ مجھے کہتے ہیں غلامِ شہِ دیں ہوں
میں نعت سُناتا ہوں ذرا ٹھیک سے بیٹھو

ﷺ

اے عشقِ نبی کے دیوانو! کردار کی باتیں کرتے رہو
دُنیا سے عمل کے لہجے میں سرکار کی باتیں کرتے رہو

روضے کو تصور میں رکھ کر دیدار کی باتیں کرتے رہو
آنکھوں کی عبادت ہوتی رہے سرکار کی باتیں کرتے رہو

سرکار کا ذکرِ نورانی ہر اک نبی کی سنّت ہے
اے چاہنے والو! نبیوں کے سردار کی باتیں کرتے رہو

کام آکے ضرورت مندوں کے ہمدرد یتیموں کے بن کر
اُس بخشش و رحمت والے کے دربار کی باتیں کرتے رہو

اس علم کے شہرِ اعظم کی جو پاک زباں فرماتی ہے
اُس جاذبِ دل دستورِ عمل گفتار کی باتیں کرتے رہو

پاکیزگیِ اخلاق و عمل بن مول جہاں مل جاتی ہے
اُس شہرِ نبی کے پاکیزہ بازار کی باتیں رہو

یاد آئے گی عظمت آقا کے تلووں کی زمانے والوں کو
جبریلِ امیں کے کافوری رخسار کی باتیں کرتے رہو

محبوبِ خدا کے گھر والے ہیں دینِ خدا کے رکھوالے
یہ حق رسالت ہے، ان کے گھربار کی باتیں کرتے رہو

آنکھوں میں لیے آنے والو! نظارے نبی کی بستی کے
گنبد کے فضائل ذکر کرو مینار کی باتیں کرتے رہو

گل بوٹے سجا کر سنت کے ویرانۂ ہستی میں حیرتؔ
ایمان و یقیں سے مہکے ہوئے گلزار کی باتیں کرتے رہو

صلی اللہ علیہ وسلم

کلمۂ حق گنگنانا بھی نبی کا ذکر ہے
یہ درود کا ترانہ بھی نبی کا ذکر ہے

رب کو یکتا مان جانا بھی نبی کا ذکر ہے
شرک سے ایمان بچانا بھی نبی کا ذکر ہے

بے کسوں کے کام آنا بھی نبی کا ذکر ہے
غم زدوں کے دُکھ بٹانا بھی نبی کا ذکر ہے

یہ نماز و روزہ و قربانی و حج و زکوٰۃ
ان سبھی کا حق نبھانا بھی نبی کا ذکر ہے

جو بلاتا ہے عبادت کے لئے اللہ کی
وہ اذانوں کا ترانہ بھی نبی کا ذکر ہے

یہ سمجھ کر ہے یہ سنّت سرورِ کونین کی
رب کے آگے سر جھکانا بھی نبی کا ذکر ہے

ربِّ اکبر ایک ہے اُس کا نہیں کوئی شریک
یہ سمجھنا یہ بتانا بھی نبی کا ذکر

یہ خدا کا آخری پیغام قرآنِ حکیم
اس کا پڑھنا اور پڑھانا بھی نبی کا ذکر ہے

ہے تو سنّت بیکس و مظلوم کی امداد بھی
ظلم سے پنجہ لڑانا بھی نبی کا ذکر ہے

وعدہ کر کے بھولنے والے خبر بھی ہے تجھے
اپنے وعدے کا نبھانا بھی نبی کا ذکر ہے

لہجۂ کردار سے ہو یا کہ نظم و نثر میں
ان کی سیرت سنانا بھی نبی کا ذکر ہے

نعمتیں رازق نے جو حیرتؔ عطا کی ہیں اُنھیں
پڑھ کے بسم اللہ کھانا بھی نبی کا ذکر ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

دیں ستم پر جو ہدایت کی دُعا سوچو تو
ہے کوئی سرورِ عالم کے سوا سوچو تو

جن کی خاطر یہ سبھی کچھ ہے بنا سوچو تو
ہیں وہ کس شان کے محبوبِ خدا سوچو تو

وہ سرِ پاک جو اک گھر کو بنادے کعبہ
ہے کہاں اس کی بلندی کا سرا سوچو تو

مرکزِ نورِ الٰہی ہوں نگاہیں جن کی
ان کی آنکھوں سے بھلا کیا ہے چھپا سوچو تو

وہ زباں جس سے برستا ہے کلامِ خالق
حکمِ رب کیوں نہ ہو پھر اس کا کہا سوچو تو

وہ قدم چومے جنھیں عرشِ معلیٰ کی زمیں
ایسے قدموں سے کوئی سر ہے سوا سوچو تو

جسم تو جسم نہیں ایسے پسینے کی مثال
جس کی خوشبو سے معطّر ہو ہوا سوچو تو

کوئی حیدرؓ کوئی صدیقؓ بنا کوئی عمرؓ
دل سے جو سرورِ عالم سے جُڑا سوچو تو

اک خبر سُنتے ہی سب دانت کیے اپنے شہید
جذبۂ عشقِ اویسی پہ ذرا سوچو تو

عشقِ سرکار کا دعویٰ تو ہمیں ہے لیکن
ہم نے کردار سے ثابت بھی کیا سوچو تو

ہم میں ایثارِ اُسامہؓ ہے نہ کردارِ بلالؓ
کیا غلام ہوتے ہیں ایسے ہی بھلا سوچو تو

کیسے ہو سکتا ہے حیرتؔ وہ کسی کے جیسا
عرش تک جس کی ضیافت میں سجا سوچو تو

ﷺ

حکمِ نبی پہ ہوتا ہے قربان دیکھئے
بس عاشقِ نبی میں یہ پہچان دیکھئے

عشقِ رسولِ پاک کا فیضان دیکھئے
بوذرؓ کوئی بنا کوئی سلمانؓ دیکھئے

سنّت کی برکتوں سے ہے ساحل بنا ہوا
بحرِ غمِ حیات کا طوفان دیکھئے

فرشِ زمیں سے کیا گئے سرکار عرش پر
کتنا عظیم ہوگیا انسان دیکھئے

اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں مومنو!
ہوتا ہے پانچ وقت یہ اعلان دیکھئے

کیسے نثار ہوتے ہیں حکمِ رسول پر
بدر و اُحد ، حنین کا میدان دیکھئے

رحمت ہے کل جہان پہ سیرت رسول کی
سب کو بتا رہا ہے قرآن دیکھئے

آقا کرم ہو آپ کی اُمت کا ہر طرف
گلزارِ اتحاد ہے ویران دیکھیے

حیرتؔ پکاریئے اسے ہم پیشۂ ملک
جس کو درِ رسول کا دربان دیکھیے

سلام بحضورِ محبوبِ رب ﷺ

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ جب تشریف لائے — دن زمانے کے بن آئے
نور والے مسکرائے — اشک شیطاں نے بہائے

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ کی ذاتِ گرامی — امن عالم کی پیامی
ہو وہ شاہی کہ غلامی — آپ کو سب دیں سلامی

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

شرک سے ہم کو بچایا — جام وحدت کا پلایا
حق کی راہوں پہ چلایا — نارِ دوزخ سے بچایا

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

شمع ایماں کی جلادی — کفر کی ظلمت مٹادی
بندگی کر کے دکھا دی — زندگی جنت بنادی

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ کی وسعت نگاہی — مظہرِ ذاتِ الٰہی
یا نبی عظمت پناہی — آپ رہبر سب ہیں راہی

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ذہنِ انساں کے مسیحا | جسم اور جاں کے مسیحا
دین و ایماں کے مسیحا | ہر پریشاں کے مسیحا
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک
آپ ہیں اسلام والے | خیر کے پیغام والے
عظمت و اکرام والے | پڑھ رہے ہیں نام والے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مناقب وسلام

درمدحِ

اہلبیت وشہیدانِ کربلا

بارگاہِ مولا علی کرم اللہ وجہہ

آفتابِ یقیں علم کی روشنی
عالمِ معرفت رہبرِ عشق بھی
روح کی تقویت دل کی پاکیزگی
زہد و تقویٰ شجاعت ہیں اُن سے قوی

یہ ہیں مولا علی میرے مولا علی

بعد ختم الرسل ہیں یہ کامل بشر
ان کی جائے ولادت خدا کا ہے گھر
ان کی آنکھیں کھلیں روئے سرکار پر
شیرِ مادر سی چوسی زبانِ نبی

یہ ہیں مولا علی میرے مولا علی

ان کا بچپن ہے سرکار کے سائے میں
پیکرِ خُلق و کردار کے سائے میں
رب کے محبوب انوار کے سائے میں
ان کا ہر پل ہے سرکار کا خدمتی

یہ ہیں مولا علی میرے مولا علی

ذوالعشیرہ میں ہیں حامیِ مصطفیٰ
مرحبا کمسنی میں بھی یہ حوصلہ
بڑھ کے اعلان یہ کافروں میں کیا
ایک رب ہے محمد ہیں اس کے نبی

یہ ہیں مولا علی میرے مولا علی

ظلم نے گھر محمد کا گھیرا تھا جب
اس کو تاریخ کہتی ہے ہجرت کی شب
کہہ گئے اُن سے سوجاؤ محبوبِ رب
ان کو تیغوں کے سائے میں نیند آ گئی

یہ ہیں مولا علی میرے مولا علی

ان کے بارے میں فرمائیں خیرالوریٰ
ان سے راضی ہوں میں اور میرا خدا
ان کو مولا کبھی علم کا در کہا
اور کہا بوتراب و کریم و سخی

یہ ہیں مولا علیؑ میرے مولا علی

عقد بیٹی کا اُن سے کیا آپ نے
ہم نفس اُن کو اپنا کہا آپ نے
کیا نبی نے کہا کچھ سُنا آپ نے
یہ میرے اخی و وصی و ولی

یہ ہیں مولا علی میرے مولا علی

بیٹیاں زینب و اُمِ کلثوم ہیں
اور پسران کے حسنین مظلوم ہیں
اُمت مصطفیٰ میں یہ معصوم ہیں
مالک خلد ہے ان کی اولاد بھی

یہ ہیں مولا علی میرے مولا علی

یورشِ رنج و غم سے پریشاں نہ ہو
اپنی کمزوریوں پر ہراساں نہ ہو
رکھ یقیں رب پہ مایوس ناداں نہ ہو
غیب سے ہوگی امداد حیرتؔ ابھی

یہ ہیں مولا علی میرے مولا علی

رضی اللہ عنہ

اے علی اے شیرِ حق اے فاتحِ خیبر سلام
تجھ کو کرتا ہے غرورِ مرحب و انتر سلام

اے خدا کے گھر میں پیدا ہونے والے پاکباز
تجھ کو کرتا ہے بہر ساعت خدا کا گھر سلام

اے زبانِ مصطفیٰ ﷺ کو چوسنے والے تجھے
کر رہے ہیں سلسبیل و زم زم و کوثر سلام

اے جمالِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھنے والے جمیل
پڑھ رہے ہیں چاند سورج تیری آنکھوں پہ سلام

اے شبِ ہجرت کے غازی تابعِ حکمِ رسول
جاگنے والے نے بھیجا تیرے سونے پر سلام

قربتِ محبوبِ رب میں کون ہے ثانی ترا
اے علیؓ بنتِ رسول اللہ کے شوہر سلام

اے درِ علمِ رسالت اے حکیمِ بے بدل
تیری دانش پر کیا کرتے ہیں دانشور سلام

اے اُحد کی جنگ کے فاتح علی شیرِ خدا
بھیجتی ہے عظمتِ دینِ نبی تجھ پر سلام

اے زمانے بھر کے مولا اے غلامِ مصطفیٰ ﷺ
اے اماموں کے امام اے ہادی و رہبر سلام

اے سخاوت کے سمندر اے کرم کے آبشار
اے سوالوں کے جواب اے بوالحسن تجھ پر سلام

اے شہنشاہِ شجاعت بدر سے صفین تک
تجھ کو سر کرتے رہے جسموں سے کٹ کٹ کر سلام

اے نفاق و بغض کی آندھی میں روشن تر چراغ
کیوں نہ بھیجے روشنی حق تری لَو پر سلام

اے رسالت کے چہیتے بانیٔ آلِ رسول
اے ابوالحسنین تیری نسلِ طاہر پر سلام

ہیں یہی جزوِ رسالت ہیں یہی نفسِ رسول
ان پر حیرتؔ بھیجئے افضل سے افضل تر سلام

رضی اللہ عنہ

حضورؐ تم نے یہ کیا کہہ دیا علیؓ کے لئے
کسی کی عید تو جی کا جلن کسی کے لئے

علیؓ کا ذِکر کسی ظالم و شقی کے لئے
ہے ایسا جیسے تلاطم کسی ندی کے لئے

ذرا بھی سوچ لیا جب کبھی علیؓ کے لئے
مری خِرد نے مزے علم و آگہی کے لئے

سلام لاؤں کہاں سے میں اُس علیؓ کے لئے
جو سر کا تاج بنے دُخترِ نبی کے لئے

پڑا نہ پرتو خورشید مرتضیٰؓ جس پر
وہ شخص دِن میں بھٹکتا ہے روشنی کے لئے

اُتر کے کعبۂ حق میں شہیدِ حق آیا
گواہ کی جو ضرورت ہوئی نبی کے لئے

ہے ظلم و جور کی آندھی میں جگمگاتا چراغ
طریقِ حیدرِ کرّار ہر جری کے لئے

بتا گئی یہ جہاں کو شہادتِ میثم
کلیجہ چاہئے حیدرؓ سے دوستی کے لئے

علیؓ سے کیسا تعلق ہے پہلے یہ دیکھو
کسی سے ہاتھ بڑھاؤ جو دوستی کے لئے

وہ لطف ہی شبِ ہجرت کی شان ہیں مولا
تمہاری نیند نے جو بسترِ نبی کے لئے

لیا تھا نام فقط تُم سے جلنے والوں کا
سِمٹ کے آگیا ماحول دُشمنی کے لئے

یہ مرتضیٰؓ جو خلیلِ خدا کا وارث ہے
پیامِ موت ہے تخلیقِ آذری کے لئے

جو ناشناسِ مقامِ علیؓ ہے اے حیرتؔ!
وہ زندگی میں ترستا ہے زندگی کے لئے

رضی اللہ عنہ

یگانہ ہیں علیؓ بعد نبی خالق کی خلقت میں
لیاقت میں ہدایت میں عبادت میں شجاعت میں

اِسی دُھن میں منافق ٹھوکریں کھاتے ہیں ظلمت میں
اندھیرے کس طرح شامل کریں نورِ امامت میں

جواُن سے بغض رکھّے ہے منافق دینِ رحمت میں
شہیدوں میں لکھا جائے مَرے جو اُن کی چاہت میں

خُدا کے گھر میں آئے اور گئے بھی اس کے ہی گھر سے
کوئی تمثیل ہے اُن کی ولادت اور شہادت میں

سلام اے فاطمہؓ بنتِ اسد اُمِّ علیؓ تجھ پر
یہ بچّہ طرّہٗ اعزاز ہے تیری فضیلت میں

خُدا کے گھر میں پیدا ہو گئے حضرت علیؓ لیکن
زبان و آنکھ کھولی آ کے آغوشِ رسالت میں

رضائے رَب کی خاطر رقص کرتے ہیں بہر لمحہ
فرشتے اور مومن آپ کی جائے ولادت میں

محمد ﷺ اور علیؓ میں ایسی قربت ہے اگر سمجھو
ہے جیسا ربطِ باہم رَب کی رحمت اور نعمت میں

علیؓ سے دشمنی کر کے علیؓ سے دوستی کر کے
کوئی جلتا ہے دوزخ میں کوئی پھلتا ہے جنت میں

بتاؤ چاند سورج کی نگاہوں تم نے دیکھا ہے
علیؓ جیسا بہادر آزمائش اور مصیبت میں

سلام اے گلستانِ مصطفیٰ کے باغباں تجھ پر
ہے تیری نسلِ طاہر کا لہو پھولوں کی رنگت میں

ہر اک مغرور سر پر ذِلتوںں کی خاک دیکھی ہے
ابو طالب کے فرزندِ گرامی تیری خدمت میں

مدرّس ہیں محمد ﷺ علم و حکمت کے تو پھر حیرتؔ
علیؓ اک باب لازم ہیں نصابِ دینِ فطرت میں

رضی اللہ عنہ

جب سے لبِ حضرت پر من کنتُ کا اعلاں ہے
اُس دِن سے علی میرا مولائے دِل و جاں ہے

جو فاتحۂ خیبر پر جی جان سے قرباں ہے
حامی ہیں نبی اس کے اللہ نگہباں ہے

اے ابنِ ابی طالب گھر کا ترے ہر بچّہ
پیغامِ رسالت کی تشہیر کا ساماں ہے

سرتاجِ شہادت ہے ہر ایک عبادت کی
اور گھر مرے مولا کا سردارِ شہیداں ہے

قرآن و رسالت میں تحریف نہ ہونے دی
حیدر کے گھرانے کا اُمت پہ یہ احساں ہے

کعبہ میں جو پیدا ہو مسجد میں شہادت ہو
حیدر کے سوا بھی کیا ایسا کوئی انساں ہے

کم عشق نہ ہو حیرتؔ اولادِ محمد ﷺ کا
بخشش کے لئے تیری کافی یہی ساماں ہے

خطبہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابوطالب

(ماخوذ نہج البلاغہ ۶۲۲)

یہ قولِ بوتراب ہے پاکیزہ؛ سعید
حاصل ہو جس سے کور نگاہی کو وصفِ دید
بے شک خدا کا خوف ہدایت کی ہے کلید
عقبیٰ کا ہے ذخیرہ تو فردوس کی رسید

کیا بہترین خطبہ ہے یہ بو تراب کا
جس پر عمل کریں تو ٹلے غم عذاب کا

بس جائے دِل میں عظمتِ خوفِ الٰہ جب
مقصد نصیب ہوتی ہے بندے کی ہر طلب
آزادیٔ غلامیٔ باطل کا ہے سبب
جملہ خرابیوں سے بچاتا ہے خوفِ رب

خوفِ خدا ہو جس کو وہ منزل نصیب ہے
دوزخ کی آگ دور ہے جنت قریب ہے

خوفِ خدا بناتا ہے انساں کو متقی
ہو ہم کنار خوفِ خدا سے جو زندگی

ڈوبی ہوئی خلوص میں ہو رب کی بندگی
ناکام و نامراد ہو شیطاں کی سرکشی

جس دِل میں جلوہ فرما ہوا خوفِ ذوالجلال
اُس کو فریب دے نہ سکے عز و جاہ و مال

بہتر ہے اس سے پہلے کہ ہو وقتِ جاں کنی
پاکیزہ کر لو خوفِ الٰہی سے زندگی

اعمال نیک کر لو کہ ہے زندگی ابھی
موقع ملا ہوا ہے کرو رب کی بندگی

اعمال لکھ رہے ہیں قلم کاتبن کے
لمحے حَسین بنایئے عُمرِ حَسین کے

حالات پُرسکوں ہیں کھلا ہے عمل کا باب
توبہ کرو گناہ سے غفلت کا توڑو خواب

بیدار ہو کے سوچیۓ ہر لمحہ اے جناب!
غفلت سے بن نہ جائے کہیں زندگی عذاب

بیماریاں نہ پاؤں میں زنجیر ڈال دیں
ایسا نہ ہو کہ جسم ضعیفی سے جا ملیں

پھر آئے زندگی کو چُرا لینے والی موت
قبروں کی بستیوں کو بسا دینے والی موت
سنسان رونقوں کو بنا دینے والی موت
ہر نعمتِ جہاں کو مٹا دینے والی موت

پھندے اسی کے جکڑے ہوئے ہیں ہر ایک کو
چھوڑا کبھی نہ اس نے گنہگار و نیک کو

ایسی ہے یہ جہان میں خونخوارِ زندگی
جس سے کہ خوں بہا بھی نہیں لے سکا کوئی
یکساں ہیں اس کے سامنے کمزور اور قوی
اس سے نجات پا نہیں سکتا کوئی کبھی

جس کا نہ کچھ بگڑ سکے یہ وہ حریف ہے
ہر زور اس کے زرو کے آگے ضعیف ہے

قبضہ ہے اس کا دن پہ تو غلبہ ہے رات پر
کرتی ہے جیسے راج یہی کائنات پر
چڑھنے کو ہے غنیم یہ ملکِ حیات پر
غالب ہے کون رب کے سوا اس کی ذات پر

سنسان یہ کرے گی ہر اک گھر بھرا ہوا
بٹوائے گی یہ چھوڑا ہوا مال آپ کا

ہر گز نہ اس جہان سے تم دِل لگائیو
اس بے وفا کے حُسن پہ دھوکا نہ کھائیو
حرص و ہوس کے داغ نہ دِل پر بنائیو
مایوسیوں کی راہ سے خود کو بچائیو

دُنیا تو دے کے چھینے ہے اس کا مزاج ہے
کل جس کے پاس مال تھا مفلس وہ آج ہے

مانا کہ یہ جہان بڑا خوش جمال ہے
انجام دِل لگانے کا اس سے ملال ہے
مفلس ہے اس میں کوئی کوئی مالامال ہے
پھندے ہیں اس میں حرص کے یہ ایسا جال ہے

جو اس میں پھنس گیا وہ نکلتا نہیں کبھی
حیرتؔ سناؤ سب کو یہ تم خطبۂ علیؓ

رضی اللہ عنہ

کاش اتنا کرمِ دردِ وفا ہو جائے
فاطمہؓ دِل کے دھڑکنے کی صدا ہو جائے

زندگی تابعِ معصومہ ذرا ہو جائے
پھر جو میں چاہوں وہ قسمت کا لکھا ہو جائے

ہو اگر تذکرۂ نور نبی زادی کا
لاپتہ غم کے اندھیروں کا پتہ ہو جائے

کیوں نہ اس فاطمہ زہرا کو ہو غلبہ سب پر
جس کا سرتاج علی شیرِ خدا ہو جائے

معجزہ ہے یہ مشیت کا تعلق تم سے
جس کو تم چاہو وہ محبوبِ خدا ہو جائے

کون ہے پوچھ فرشتوں سے وہ ذاتِ اقدس
درگذر جس کے وسیلے سے خطا ہو جائے

حُسنِ شہزادیٔ فردوس کا یوں ذکر کرو
نور میں سارا سماں ڈوبا ہوا ہو جائے

باپ محبوبِ خدا زوج علی بیٹے شہید
تم سے رُتبے میں کوئی کیسے بڑا ہو جائے

باپ کے بعد جو صدمات سہے بیٹی نے
ایسے صدمے سہے سورج تو گھٹا ہو جائے

رہنما آلِ محمدﷺ کو بنالو اپنا
چاہتے ہو جو دو عالم میں بھلا ہو جائے

تو پیمبر نہ فرشتہ تو بھلا پھر حیرتؔ
مدحِ معصومہ کا حق کیسے ادا ہو جائے

بارگاہِ خاتونِ جنت

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

قرآں کی تفسیر خاتونِ جنت　　پیامِ جہاں گیر خاتونِ جنت
ہیں خالق کی تحریر خاتونِ جنت　　محمد ﷺ کی تصویر خاتونِ جنت
اماموں کی ماں ہیں پیمبر کی بیٹی　　علی کی ہیں تقدیر خاتونِ جنت
وہ حسنین جو قصرِ دینِ خدا ہیں　　تمہاری ہیں تعمیر خاتونِ جنت
جو ہیں بابِ علمِ رسالت کا حیدر　　ہو تم اس کی زنجیر خاتونِ جنت
ترے تربیت یافتہ شاہزادے　　حَسن اور شبیر خاتونِ جنت
جو خوابِ خلیلِ خدا تھا تم اُس کی　　ہو معمارِ تعبیر خاتونِ جنت
مَلک آئے خیّاطِ حسنین بن کر　　یہ بچوں کی توقیر خاتونِ جنت
جسے خُلد کہتے ہیں ایمان والے　　تمہاری ہے جاگیر خاتونِ جنت
پریشاں نہ ہو ان کے سائے میں آجا　　بنا دیں گی تقدیر خاتونِ جنت
خلافت کا انصاف منہ تک رہا تھا　　جو کی تم نے تقریر خاتونِ جنت
سبھی چاہتے ہیں تمہاری عنایت　　جواں ہوں کہ ہوں پیر خاتونِ جنت
لہو بن کے کربل کی پیاسی زمیں پر　　بہا آپ کا شیر خاتونِ جنت

پنجتن پاک

کیا کر سکے بیاں یہ زباں شانِ پنجتن
جب خود لسانِ رب ہے ثنا خوانِ پنجتن

محبوبِ رب ہیں سیّد و سلطانِ پنجتن
دلِ فاطمہؓ ہیں اور علیؓ جانِ پنجتن

ہیں جس کی لَو میں نور سے معمور مہر و ماہ
حسنَین ہیں وہ شمعِ شبستانِ پنجتن

ہر بات قولِ رب ہے عمل دین پاک ہے
قرآں بتا رہا ہے یہ ہے شانِ پنجتن

اللہ جانتا ہے بس اُن کے مقام کو
جبریل سا مَلک بھی ہے دربانِ پنجتن

ہے خُلد کی بہارِ حَسیں میں رچی ہوئی
رنگینیٔ بہارِ گُلستانِ پنجتن

آجائے جو بھی سائے میں سلمان و حُر بنے
اللہ رے یہ بخششِ دامانِ پنجتن

دُنیا و دیں اُسی کے ہیں اُس کی ہے کائنات
دِل سے ہوا جو تابعِ فرمانِ پنجتن

چہروں سے ظالموں کے نقابیں اُتار دیں
یکجا ہوئے جہاں بھی غلامانِ پنجتن

حیرتؔ ہم ایسی پیرویٔ پنجتن کریں
دُنیا کہے کہ یہ ہیں غلامانِ پنجتن

شاہِ کربلا

السلام اے حضرتِ شبّیر شاہِ کربلا
پنجتن کی آخری تصویر شاہِ کربلا

اے خدا والے کے بیٹے اے نبی زادی کے لعل
السلام اے صاحبِ تقدیر شاہِ کربلا

آ گیا رضوان جنت بن کے درزی آپ کا
آپ کے بچپن کی یہ توقیر شاہِ کربلا

السلام اے بولتے قرآن تفسیرِ رسول
ہم سے کیا ہو آپ کی تفسیر شاہِ کربلا

وہ تو کہیے آپ نے اپنے گلے پر روک لی
قاتلانِ دین کی شمشیر شاہِ کربلا

سوچتا ہوں کس طرح دیکھا وہ منظر آپ نے
جب چلا تھا حرملا کا تیر شاہِ کربلا

آج تک جکڑے ہوئے ہے دُشمنانِ دین کو
عابد بیمار کی زنجیر شاہِ کربلا

بن گیا ہے رہنما دُنیا کے ہر مظلوم کا
آپ کا پیغامِ عالمگیر شاہِ کربلا

کر گئے دُنیا میں رُسوا دُشمنانِ دین کو
آپ کے طفل و جوان و پیر شاہِ کربلا

آپ ہیں اُن میں سے، میں! نازل ہوئی جن کیلیے
کہہ رہی ہے آیتِ تطہیر شاہِ کربلا

ہو کرم جو اپنے روضہ پر بلالو ایک بار
حیرتِ ناچیز کو شبیر شاہِ کربلا

رضی اللہ عنہ

میرے سرور مرے رہبر مرے آقا ہیں حُسین
میری منزل مرا قبلہ مرا کعبہ ہیں حُسین

کہہ دیا دوشِ رسالت نے زمانہ سُن لے
عظمت و رفعت و اقبال میں یکتا ہیں حُسین

ذہنِ محکوم نہ سمجھے گا مقامِ شبّیر
عشقِ حُر سے کوئی معلوم کرے کیا ہیں حُسین

سر قلم ہو کے بھی نیزے پہ ہے آگے آگے
دیکھیے سب کے لئے قائدِ اعلیٰ ہیں حُسین

کیوں نہ ہو ذکر سے اُن کے مری دُنیا روشن
چشمِ سرکارِ دو عالم کا اُجالا ہیں حُسین

تختۂ مشقِ ستم سے بھی زیادہ مظلوم
دشتِ آفات کے آغوش میں تنہا ہیں حُسین

کیا کرے وہ کسی فردوس کی خواہش حیرتؔ
چاہنے والے کا مقصودِ تمنا ہیں حُسین

رضی اللہ عنہ

کاٹے انھوں نے گود کے پالے حُسین کے
جن ظالموں نے کھائے نوالے حُسین کے

اللہ و مصطفیٰ ﷺ و علیؓ اور فاطمہؓ
کیا محترم ہیں پالنے والے حُسین کے

دوشِ نبی سے لے کے شہادت کی گود تک
سب کام تھے جہاں سے نرالے حُسین کے

حُر بن کے دے رہا ہے پیاماتِ زندگی
جس نے کیا ہے خود کو حوالے حُسین کے

جو کربلا میں حق پہ بہتر ہوئے شہید
یہ سب ہیں تیرگی میں اُجالے حُسین کے

حیدرؓ کی ذوالفقار ہے دستِ حُسینؓ میں
ہے کس میں تاب وار سنبھالے حُسینؓ کے

رُخ کربلا کی سمت کئے چشمِ تر لئے
تصویرِ غم ہیں چاہنے والے حُسینؓ کے

جتنے بھی کربلا میں تھے انصار و جاں نثار
احکام ایک نے بھی نہ ٹالے حُسینؓ کے

جاری رہے گا سلسلۂ لعنت یزید
جب تک رہیں گے چاہنے والے حُسینؓ کے

حیرتؔ جو سرفرازیٔ دارین چاہیے
سر پر نشانِ پا کو سجالے حُسینؓ کے

رضی اللہ عنہ

دُشمنِ دینِ حق کے سوا کون تھا
جس نے سیّد کو باغی کہا کون تھا

حُر کا آنا بتادے جو پوچھے کوئی
راہزن کون تھا رہنما کون تھا

رنگِ خونِ علَم دار تیرے سوا
سرخیٔ داستانِ وفا کون تھا

فاطمہؓ کیوں نہ ہوں اُمِّ صبر و رضا
صبر میں اُن کی اولاد سا کون تھا

تھے صحابہ نبیؐ کے ستارے مگر
اُن میں ہم رُتبۂ مرتضیٰ کون تھا

دینِ حق نے تو پالے ہزاروں مگر
دین کی پرورش میں مٹا کون تھا

جسکا مولا ہوں میں اُسکا مولا علیؓ
کہنے والا یہ حیرتؔ سُنا کون تھا

رضی اللہ عنہ

کربلا دے گیا اک ایسی بنا کر کوئی
دیکھ لے دوزخ و فردوس جہاں ہر کوئی

وہ تو تھے عظمتِ اسلام کی صورت میں حُسینؓ
دوش پر یوں ہی بٹھاتے تھے پیمبر کوئی

طولِ سجدہ کا سبب پوچھنے والو دیکھو
آکے بیٹھا ہے ابھی پُشتِ نبی پر کوئی

کچھ بتا چشم فلک آلِ محمد ﷺ جیسا
اور دیکھا ہے کہیں روئے زمیں پر کوئی

کل کے ظالم نے تو مظلوموں پہ روکی تھی فرات
آج روکے مری آنکھوں کے سمندر کوئی

کیسے کیسے تھے سپاہی ترے لشکر میں حُسینؓ
کوئی ہم شکلِ نبی صورتِ حیدرؓ کوئی

اک طرف آلِ نبی دوسری جانب شاہی
کیجئے فیصلہ اب سوچ سمجھ کر کوئی

السّلام اے ابو طالب کے جگر کے ٹکڑو!
حرف آنے نہ دیا دینِ نبی پر کوئی

منزلِ حق پہ مجھے لے بھی گیا عشقِ حسینؓ
اور خرد ڈھونڈتی پھرتی رہی رہبر کوئی

پاسِ عریائیٔ اسلام جو کچھ بھی ہوتا
چھینتا زینبؓ مظلوم کی چادر کوئی

جن کی یادیں غمِ دُنیا کو بنادیں جنت
خُلد پا سکتا ہے کیا اُن کو بھلا کر کوئی

کربلا آئینہ ہے سامنے رکھئے حیرتؔ
صاف دیکھے گا اگر داغ ہے منہ پر کوئی

رضی اللہ عنہ

جب جب بھی اہلِ ظلم کو رہبر کہا گیا
حق کو فریب، ظلم کو حق پر کہا گیا

اُن پر لگایا جرمِ بغاوت یزید نے
قرآں میں جن کو آلِ پیمبر کہا گیا

عرفانِ پنجتن میں کٹی جن کی زندگی
اُن عارفوں کو بوذرؓ و قنبرؓ کہا گیا

قبضہ تھا جن کا نہر پہ کہلائے نامراد
تشنہ لبوں کو صاحبِ کوثر کہا گیا

ہادی امام سیّد و صابر سخی شہید
کیا کیا نہ تم کو اے مرے سرور کہا گیا

یہ وارثِ رسول ہیں سبطِ رسول ہیں
ظالم نہ باز آئے برابر کہا گیا

حیرتؔ عجیب جنگ تھی یہ جنگِ کربلا
جیتے ہوئے کو دُشمنِ داور کہا گیا

رضی اللہ عنہ

یہ سبق ہم کو ملا شبیر کے کردار سے
پھول کب مرعوب ہوتا ہے چمن میں خار سے

جب ہوئی مَس جسمِ پاکِ عابد بیمار سے
قصرِ باطل ہل گیا زنجیر کی جھنکار سے

کہہ گئی بربادیٔ فرعون و نمرود و یزید
کون سا ظالم بچا مظلومیت کی مار سے

دِل میں جب مظلوم کی حقانیت گھر کرگئی
خُلد کے رستے پہ آئے حُر نکل کے نار سے

بے وفا ہے نام ظالم کا وفا مظلوم کا
یہ ہوا ثابت بہتّر کے علمبردار سے

وہ تو کہیئے درمیاں خود آئے حضرت حُسینؓ
ورنہ قتل دین ہوتا ظلم کی تلوار سے

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی تری ذلّت یزید
ہے تری اولاد کو نفرت ترے کردار سے

اک طرف معصوم اصغرؓ ایک جانب حُرملا
پھول کا ٹکراؤ دیکھو آہنی دیوار سے

کہنے والو! کربلا کو جنگ تاج وتخت کی
سامنا کردار کا تھا فوجِ بد کردار سے

السّلام اے جاں نثارانِ حُسین ابنِ علیؓ
دین کو محفوظ رکھا دین کے غدار سے

وہ یقیناً روئے گا حیرتؔ غمِ شبّیر پر
دیکھتا ہے خود جو اپنی زندگی کو پیار سے

رضی اللہ عنہ

کیسے کہوں نہ خُلد سے بڑھ کر ہے کربلا
سردارِ باغِ خُلد کا بستر ہے کربلا

معصومیت کی بو ہے تو مظلومیت کا رنگ
گلشن میں دینِ حق کے گُلِ تر ہے کربلا

دیتی ہے کائنات کو پیغامِ زندگی
یوں ساری کائنات سے بہتر ہے کربلا

سویا سوارِ دوشِ نبی تیری گود میں
کیا شان دار تیرا مقدر ہے کربلا

مہکی ہے تیری خاک میں معصومیت کی بو
آغوش میں تری علی اصغرؓ ہے کربلا

تجھ میں علیؓ کے لعل ہیں اور اُن کے لعل بھی
دُنیا میں کون تیری برابر ہے کربلا

فردوسِ پُرسکوں بھی ہے دوزخ مزاج بھی
حُر اور حُرملا کی طلب پر ہے کربلا

آبِ سکوں کو ترسے ہیں قابض فرات کے
پیاسوں کا میر صاحبِ کوثر ہے کربلا

مولائے دل نواز ہے اعجاز آپ کا
چھائی ہوئی جو سب کے دلوں پر ہے کربلا

جُڑ جاؤ کربلا سے تو حیرتؔ مہک اُٹھو
خوشبوئے عطرِ حق سے معطّر ہے کربلا

رضی اللہ عنہ

تھا اہم انکارِ بیعت ابنِ حیدر کے لئے
کب نظر میں عافیت کی فکر تھی گھر کے لئے

دو حریف اک نام کے عبّاس و حیدر کے لئے
ایک مرحب کربلا کے ایک خیبر کے لئے

آپ فرماتے تو پیاسوں کے لئے آتا حُسین
ذرّہ ذرّہ کربلا کا جام کوثر کے لئے

کربلا میں بغض حیدرؓ حرصِ شاہی کے عوض
کتنی تلواریں نکل آئی تھیں اک سر کے لئے

شہ کی مظلومی پہ رونا بھیجنا اُن پر سلام
اک علاجِ پُرسکوں ہے قلبِ مضطر کے لئے

اُف اسے برباد کر کے شاد ہوتے ہیں لعیں
آیۂ تطہیر ہے قرآں میں جس گھر کے لئے

دامنِ آلِ محمد ﷺ وہ نہ چھوڑے گا کبھی
جس کو سایہ چاہئے میدانِ محشر کے لئے

جس کو فرماتے ہیں آنکھوں کا اُجالا مصطفیٰ ﷺ
کربلا آغوش میں بیٹھی ہے وہ گوہر لئے

اے غمِ دُنیا مری آنکھوں کے آنسو وقف ہیں
جو شہیدانِ وفا ہیں اِن بہتّر کے لئے

حق پرستی حق روی اور حق نمائی کا پیام
دے گئے حیرتؔ مرے آقا جہاں بھر کے لئے

رضی اللہ عنہ

ظالم کی ظلمتوں کو یہ غم روشنی کا ہے
عبّاسِ باوفا پہ علم روشنی کا ہے

گُم کر سکی نہ آپ کو تاریکیوں کی بھیڑ
فرزندِ نور آپ کا دَم روشنی کا ہے

ظلمت کے ہر لباس کی پہچان ہوگئی
اہلِ جہاں پہ یہ بھی کرم روشنی کا ہے

جتنے ہیں کربلا میں شہیدانِ باوفا
جس کو بھی دیکھتے ہیں وہ ضم روشنی کا ہے

نیزے پہ چڑھ کے سر نے بتایا حُسینؓ کے
سینے پہ ظلمتوں کے قدم روشنی کا ہے

جس نے لکھا ہے حق پہ جیو حق پہ ہی مرو
قرطاسِ نور پہ وہ قلم روشنی کا ہے

نورانیت کے لعل جگر گوشۂ بتول
تیرا وجود رب کی قسم روشنی کا ہے

رضی اللہ عنہ

جتنے بھی دُشمنِ اولادِ پیمبر ہوں گے
سرحدِ دینِ محمد ﷺ سے وہ باہر ہوں گے

ڈھل تو جائے ذرا کردار میں پیغامِ حُسینؓ
ناخدا ہوں گے ہمیں اور ہمیں رہبر ہوں گے

اِن پہ مُہرِ غمِ مظلوم تو لگ جانے دو
میرے آنسو دُرِ ضوبار سے بڑھ کر ہوں گے

معرفت جن کو تری ہو مرے پیاسے مولا
وہ تو قربان ترے نام پہ بڑھ کر ہوں گے

چند مظلوموں سے ٹکرائے جو دَولت کے لئے
خوار کونین میں وہ ظلم کے لشکر ہوں گے

سر بریدہ جو ہوئے آپ کی خاطر شبّیر
سب یہ منجملۂ خاصانِ پیمبر ہوں گے

کربلا ہو کے مدینے سے جو آئی حیرتؔ
کامراں ہم بھی اُسی راہ پہ چل کر ہوں گے

رضی اللہ عنہ

میں فکرمند نہیں خُلد کے سبب کے لئے
غمِ حُسینؓ ہے مجھ پر رضائے رَب کے لئے

تبرکِ غمِ سَروَر نہیں ہے سب کے لئے
خزانہ ہے یہ فقط دامنِ طلب کے لئے

ترے چہیتوں کی جو شان کے مطابق ہو
الٰہی مجھ کو وہ انداز دے دے ادَب کے لئے

ہیں کائنات میں بکھرے فضائلِ حَسنَینؓ
مری تلاش کی خاطر مری طلب کے لئے

ہے حُبِّ پنجتن پاک شرطِ فضل و کمال
نہیں ہے شرطِ فضیلت کسی نسب کے لئے

طبیبِ دیں کو علاجِ یزید کرنا تھا
جو کربلا کو چُنا دین کے مطب کے لئے

ہے اُس کے قول و عمل میں حُسینیت کی چمک
ہے جس کے دِل میں محبت حبیبِ رب کے لئے

مثال بن گئی جرأت کی اصغرِ معصوم
وہ تیر کھا کے ہنسی فوجِ پُر غضب کے لئے

عزیزو ! کرتے رہو ذکرِ داستانِ حُسینؓ
یہ خیر خواہِ حقیقی ہے خلقِ رب کے لئے

سلام کرتے رہو پیشِ پنجتن حیرتؔ
جو چاہتے ہو طہارت زبان و لب کے لئے

رضی اللہ عنہ

نورِ شہِ ابرار ہیں حَسنَین کریمین
کونین میں ضوبار ہیں حَسنَین کریمین

اسلام کی کشتی کے کھویا ہیں محمد ﷺ
اس ناؤ کی پتوار ہیں حَسنَین کریمین

ہر حال میں ہیں حق و صداقت کے محافظ
اللہ کی تلوار ہیں حَسنَین کریمین

جس کو کہیں ہر صبر و توکل کی کسوٹی
وہ صبر کا معیار ہیں حَسنَین کریمین

دُشمن پہ بھی رکھتے ہیں کریمانہ نگاہیں
وہ صاحبِ کردار ہیں حَسنَین کریمین

میں جان سے بڑھ کر بھی انھیں کیسے نہ چاہوں
فردوس کے سردار ہیں حَسنَین کریمین

اغیار بھی اس بات کی دیتے ہیں شہادت
اک پیکرِ ایثار ہیں حَسنَین کریمین

تنکے کا سہارا بھی میسر نہیں جن کو
ان کے بھی مددگار ہیں حسنین کریمین

ایمان و یقیں صبر و رضا پھول ہیں جن کے
وہ دین کا گلزار ہیں حسنین کریمین

تم عظمتِ حسنین کو حیرتؔ سے نہ پوچھو
نوکر ہوں میں سرکار ہیں حسنین کریمین

رضی اللہ عنہ

دو نام اک صفات ہیں قرآن اور حُسین
اسلام کی حیات ہیں قرآن اور حُسین

جائے نزول دونوں کا ہے مصطفیٰ کا گھر
سچ یہ ہے پاک ذات ہیں قرآن اور حُسین

افلاس کیا ہے؟ ان سے تعلق کا ٹوٹنا
سرمایۂ حیات ہیں قرآن اور حُسین

کرتا ہے جو بھی ان سے محبت عمل کے ساتھ
اس شخص کی نجات ہیں قرآن اور حُسین

صفین و کربلا میں ہیں نیزے کی نوک پر
مظلوم کائنات ہیں قرآن اور حُسین

کوثر پہ اہلِ حشر سے فرمائیں گے حضور
دیکھو یہ میرے ساتھ ہیں قرآن اور حُسین

اک قلبِ مصطفیٰ پہ ہے اک دوش پر سوار
حیرت یہ ہم صفات ہیں قرآن اور حُسین

تاریخِ ولادتِ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر

ہو مبارک تمہیں یا رسولِ زَمن
زینتِ دوش یہ مسکراتے حسنؓ

فاطمہؓ و علیؓ و حُسینؓ و حسنؓ
نور کی مشعلیں نور کی انجمن

دوسرا یہ امامت کا گُل کیا کِھلا
اور بھی کِھل اُٹھا دین حق کا چمن

آپ کی آمدِ پاک کے فیض سے
مُسکرائی زمیں جگمگایا گگن

اب اُجالے فضا میں بکھر جائینگے
آفتابِ امامت ہوا ضوفگن

شاہکارِ رسالت کی تفسیر ہے
ہر ادا ہر عمل ہر کلامِ حسنؓ

قلبِ احباب سے ذہنِ اغیار تک
آپ کا بحرِ اخلاق ہے موجزن

دونوں ہیں ظلمِ ناحق کا ردِ عمل
وہ ہو وہ انکارِ بیعت کہ صلحِ حسنؓ

آبروئے امامت نہ کم ہو سکی
ظالموں نے کیئے ہر طرح کے جتن

بھول بیٹھا زمانے کی ہر چیز کو
آگئی جب بھی یادِ امامِ حسنؓ

ظلم کی بربریت کے ماحول میں
اہلبیتِ محمد ﷺ کا سیکھو چلن

اے غمِ زندگی جا کہیں اور جا
دِل میں آرام فرما ہے یادِ حسنؓ

حیرتؔ اتنی کرو محفلیں ذکر کی
لہلہاتا رہے فاطمہؓ کا چمن

رضی اللہ عنہ

مدحِ مولا میں جو پہنچے میثم تمار تک
اس کے قدموں کو سلامی دے فرازِ دار تک

بے رِدا سیدانیاں زنجیر میں بیمار تک
ہیں گواہِ ظلم اس کے کوچہ و بازار تک

شہ کا فیضِ غم کنارا بن گیا منجدھار تک
ورنہ کشتی پار ہونے کے نہ تھے آثار تک

آپ کے قدموں میں حُر آئے تو پائیں جنتیں
جو مقابل آپ کے آئے وہ پہنچے نار تک

ظالموں نے ظلم ڈھائے اُن کے اہل بیت پر
جن کی خاطر رک گئی تھی وقت کی رفتار تک

السلام اے صبر و استقلالِ مظلوم السلام
ریزہ ریزہ کرکے رکھ دی ظلم کی دیوار تک

آپ کی یہ حضرتِ عباس تاثیرِ وفا
پہنچ کر پانی میں بھی پیاسا رہا رہوار تک

بنتِ حیدر آیتیں لب چومتی ہیں آپ کے
کس کا بس ہے کون پہنچے آپ کی گفتار تک

دل میں کیا بسنے لگی بستی غمِ مظلوم کی
زندگی پانے لگے ہیں قلب کے بیمار تک

خود کو مسلم کہنے والوں ہی نے لوٹے ان کے گھر
مدح خواں معصومیت کے جن کی ہیں اغیار تک

آگیا ہے روضۂ سبطِ پیمبر سامنے
اب نہ بھائے گا نظر کو خُلد کا گلزار تک

سر پہ حیرتؔ خاک ڈالوں کوچۂ سرکار کی
مجھ کو قسمت لے تو جائے کوچۂ سرکار تک

بحضورِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں شان والے
جوانوں میں اوّل ہیں ایمان والے

بڑے بھولے بھالے بڑے نیک سیرت
تھا سرمایہ اُن کا نبی کی محبت
دیا مال و اسباب سب لا کے گھر کا
پڑی مال کی دین کو جب ضرورت
یہ ہجرت میں ساتھی محمد ﷺ کے ہمدم
یقینِ مکمل ارادے کے محکم
بنایا گیا ان کو اوّل خلیفہ
بلند ان کے ہاتھوں ہوا حق کا پرچم

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں شان والے
جوانوں میں اوّل ہیں ایمان والے

☆☆☆

عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں شان والے
یہ کردار والے یہ ایمان والے

عمر رضی اللہ عنہ نام ان کا ہیں فاروق اعظم
یہ اقلیمِ حق کے خلیفہ ہیں دوئم
یہ اصحاب میں ہیں بہت ہی نمایاں
یہی ہیں دُعائے رسولِ مکرم
یہ ہیں صاحب عقل و ادراک والے
حقیقت میں اللہ راضی ہے جن سے
نبی کی اطاعت میں سرگرم رہنا
ہر اک آدمی کو عمل سے سکھاتے

عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں شان والے
یہ کردار والے یہ ایمان والے

ہیں عثماں غنی ؓ بھی بڑی شان والے
یہ قرآں کے جامع ہیں ایمان والے

ہوئے بعد فاروق ؓ سوئم خلیفہ
یہ حُسنِ مجسم تھے شرم و حیا کا
بڑے نرم دل یہ غنی تھے سخی تھے
مدد سب کی کرنا تھا ان کا وطیرہ
اثاثہ یہ رکھتے ہیں عشق نبی کا
ہے سیرت نبی کی عمل زندگی کا
یہاں اور بھی مال والے تھے لیکن
خطاب اُن کا حاصل ہوا ہے غنی کا

ہیں عثماں غنی ؓ بھی بڑی شان والے
یہ قرآں کے جامع ہیں ایمان والے

☆☆☆

علی مرتضیٰ ؓ ہیں بڑی شان والے
یہ اللہ والے یہ ایمان والے

یہ بچپن ہی سے دین حق کا سہارا
محمد ﷺ کے ہر اک دشمن کو مارا
نبی ان کو مشکل کشا کہہ رہے ہیں
یہی بحر آفات میں ہیں کنارا
چہارم خلیفہ ہوئے بعد عثماں
خدا کی کتابوں میں ہے جیسے قرآں
ہوئی کعبۂ حق میں ان کی ولادت
پھلا پھولا ان سے نبی کا گلستاں

علی مرتضیٰ ؓ ہیں بڑی شان والے
یہ اللہ والے یہ ایمان والے

منقبت جنابِ ابوطالب

ہے تیرا محمد ﷺ ترا حیدرؓ ابو طالب
یعنی ہے تری مرضی داور ابو طالب

اعلانِ رسالت کی صدا سُننے سے پہلے
سمجھے تھے بھتیجے کو پیمبر ابو طالب

خود بول اُٹھے کُفر و جہالت کے اندھیرے
ہے نورِ محمد ﷺ سے منور ابو طالب

تھی جن کی اداؤں میں بھری شفقتِ پدری
تھے آپ ہی وہ عمِ پیمبر ابو طالب

اس سورہ کی تفسیر ترا خونِ مبارک
قرآں میں جو ہے سورۂ کوثر ابو طالب

توحید کی دستارِ مقدس میں جڑے ہیں
نکلے ترے دریا سے جو گوہر ابو طالب

پروردہ تری گود کے مینارِ فضائل
ہے کون ترے قد کی برابر ابو طالب

ہے دورِ پُر آشوب میں تصویرِ وفا کون
نام آتا ہے تاریخ کے لب پر ابو طالب

خاتونِ جناں بنتِ محمد ﷺ جسے کہیے
چمکایا ہے اور اُس نے ترا گھر ابو طالب

اولاد تری دوشِ پیمبر کی ہے زینت
ہے سارا جہاں شاہدِ منظر ابو طالب

اے ذہنِ جہالت ! کبھی ہوسکتا ہے کافر
تسکینِ دِل و جانِ پیمبر ابو طالب

اے غیب کے پردے میں چھپے رہبرِ کامل
کیا ہیں یہ بتا دیجئے آکر ابو طالب

دیوارِ حسد توڑ کے دیکھے کوئی حیرتؔ
روشن ہوا اندھیروں میں چمک کر ابو طالب

قطعات

اپنے والد کے نورِ عین علیؓ
والدِ شبّر و حُسین علیؓ
فقر کی سلطنت کے شہزادے
اور شہشاہِ مشرقین علیؓ

☆☆☆

آشنائے مزاجِ پیغمبر
حُسنِ محراب زینتِ منبر
شبِ ہجرت کو بھی سنوار دیا
بسترِ مصطفیٰ پہ خود سو کر

☆☆☆

جو بھی میرے علیؓ کا دُشمن ہے
وہ خُدا کے نبی کا دُشمن ہے
اور جو ہے دُشمنِ رسولِ خدا
وہ خدائے قوی کا دُشمن ہے

تم کو قرآن کہہ رہے ہیں رسول
کلِّ ایمان کہہ رہے ہیں رسول
وہ تمہی تو ہو جس کو اے مولا
اپنی ہی جان کہہ رہے ہیں رسول

☆☆☆

آپ سے ہم کرم کے طالب ہیں
آپ ہی مظہر العجائب ہیں
جتنے میداں ہیں جہدِ ہستی کے
سب کے سب پر جناب غالب ہیں

☆☆☆

علم کے آفتاب مولا علیؓ
حیدر و بو تراب مولا علیؓ
جس میں ہے جُملہ مسئلوں کا جواب
وہ مکمّل کتاب مولا علیؓ

علم کے آفتاب مولا علیؓ
حیدر و بو تراب مولا علیؓ
جس میں ہے جُملہ مسئلوں کا جواب
وہ مکمّل کتاب مولا علیؓ

☆☆☆

گستاخ زباں بغض و عداوت میں پلی ہے
کافر ابو طالب کو جو کہنے پہ تُلی ہے
بس یہ تھا سبب اس نے جو دو بچوں کو پالا
اک اُن میں ہے محبوبِ خدا ایک علی ہے

☆☆☆

ابو طالب کو کافر کہنے والو !
خبر بھی ہے تمہیں کیا کہہ رہے ہو
ابو طالب ابو طالب نہیں ہیں
پسندِ مصطفیٰ ﷺ ہیں غور کر لو

ارشادِ عالیہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ایوب خاں صاحب نعیمی مدظلہ العالی

صدر المدرسین و مفتی اعظم، دار العلوم جامعہ نعیمیہ مراد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیرِ نظر مداحِ رسول شاعر جناب حیرتؔ مراد آبادی کے نعتیہ مجموعہ "**سراجاً منیرا**" کا مطالعہ اگرچہ اپنی مصروفیتوں کی بنا پر پورا نہ کر سکا مگر جو کچھ دیکھا قلب و نظر میں انتہائی سرور اور ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ موصوف کا عشق بھرا کلام ان کے قلب کا نشاندہ ہے۔ حقیقت کی جلوہ گری فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

عشق نے جس کی نگاہوں سے اٹھائے ہیں حجاب
شہرِ طیبہ اُسے کب دُور نظر آتا ہے

راہِ عشق میں عاشق کا جو حال ہوتا ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

دردِ سرکار نے جب بھی انگڑائی لی
دل میں ہونے لگی خوش مزہ سی چبھن

حیرتؔ کا کلام جہاں عشق کا سمندر ہے وہیں اتباعِ رسالت پر تاکیدِ بلیغ ہے اور یہی وہ عمل ہے جس سے انسانیت کو معراج حاصل ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں:

آدمیت کا وہ رہنما بن گیا
آپ کی راہ پر جو ہوا گامزن

خالقِ عزوجل سے دُعا ہے کہ **سراجاً منیرا** کے ذریعے عشاق کے قلوب واذہان کو منور فرمائے اور حضور سرورِ کونین علیہ الصلاۃ والسلام اسے قبول فرمالیں کہ جناب حیرتؔ صاحب کو آخرت کا سرٹیفکٹ ہو۔ آمین

۳ر شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ
مطابق ۶/ اگست ۲۰۰۸ء

فقیر محمد ایوب نعیمی غفرلہ
جامعہ نعیمیہ مراد آباد